



مفت محمد داؤد غزنوی

مفت محمد اسماعیل سلفی

مسلک  
الحديث  
کادائی

لاہور  
الحديث  
کادائی

مرکزی جمعیت  
الحديث  
پاکستان  
کاترجان

شماره: 50

27 دسمبر تا 2 جنوری 2014ء

جلد: 44



مرکزی جمعیت  
الحديث  
پاکستان

کاتابنده کردار!

بنگلہ دیش

عبد القادر ملاحید کو  
وفائے پاکستان کی سزا دی گئی۔

میر ساجد میر



فلسطین

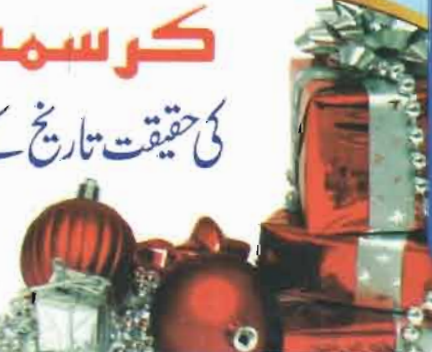
پہنچے یہودیوں میں جسکڑی مقدس سرزمین!



- قبول اسلام کیلئے غسل.....؟؟
- حرام کمائی سے صدقہ کرنا.....؟؟
- غسل جنابت میں سر کا مسح.....؟؟

کرسمس

کی حقیقت تاریخ کے آئینہ میں!





پندرہویں درس

حافظ عبدالحمید ازہر

## درس حدیث

## تین پسندیدہ اور تین ناپسندیدہ کام

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ((ان اللہ یرضی لکم ثلاثا ویکرہ ثلاثا فیرضی لکم ان تعبدوه ولا تشرکوا بہ شیئا وان تعصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا ویکرہ لکم قیل وقال وکثرة السؤل واضاعة المال (رواہ مسلم)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے، تمہارے لئے پسند کرتا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور اللہ کی رسی کو اکٹھے ہو کر تھام لو اور فرقتے فرقتے نہ خواہر تمہارے لئے ناپسند کرتا ہے قیل وقال کو اور زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو۔“

رسول اللہ ﷺ نے اخلاص نیت کے حوالے سے فرمایا: اللہ کو تمہارے تین کام پسند ہیں اور تین ہی ناپسند ہیں۔ پسندیدہ کاموں میں پہلا کام یہ ہے کہ خالص اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔ خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کا یہی معنی ہے کہ اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ کیا جائے اور عبادت سے مراد عقیدہ کتاب و سنت کے مطابق ہونماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی ادائیگی میں بھی سنت رسول ﷺ کا خیال رکھا جائے اور شرک سے ہر ممکن طریقے سے اجتناب کیا جائے۔ دوسرا عمل اتفاق و اتحاد کو قائم رکھا جائے، سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اپنے آپ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرنے کے بجائے سب اکٹھے ہو جائیں۔ اپنے آپ کو فرقوں میں تقسیم نہ کریں، ان نیوں اعمال کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ تمام عبادات کو قبول فرمائے گا اگر ان اعمال کے ہوتے ہوئے خدا نخواستہ ریاکاری ہو گئی یا عمل کتاب و سنت کے خلاف ہوئے تو قبول نہیں ہوں گے۔ لہذا اخلاص عمل، شرک سے دوری، اجتماعیت اور فرقہ بندی سے بچنا اللہ کو بڑا ہی پسند ہے اور تین کام ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ ان میں سے ایک عمل، قیل وقال ہے یعنی کہا گیا، اس نے کہا اس کا مطلب ہے بے کار گفتگو اسی طرح سنی سنائی بات کو آگے کر دینا اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، دوسرا ناپسندیدہ عمل زیادہ سوال کرنا ہے، زیادہ سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بلا وجہ سوال کرتے رہنا۔ علم کے حصول کے لئے سوال کرنا معیوب نہیں لیکن بے کار سوالات کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور تیسرا عمل مال ضائع کرنا ہے۔ جس مال کو انسان اپنی محنت سے کماتا ہے اسے بے دریغ خرچ کرنا، فضول کاموں میں مال ضائع کرنا، شہرت یا دکھلاوے کے لئے مال خرچ کرنا بر عمل ہے لیکن نیکی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

## درس قرآن

## ﴿وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾

”اور ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔“

توحید استغانت، تکمیل عبودیت ہے اور کمال عبودیت بھی۔ یعنی بندہ ایاک نعبد (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں) میں اعلان توحید عبودیت کرتا ہے تو ایاک نستعین (ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں) میں اس کا یہ پختہ شعور، اذعان حقیقت اور اوراک حق کا فرما ہے کہ اللہ رب العزت والجلال کی مدد اور توفیق کے بغیر اس کی عبادت نہیں بجا لاسکتا۔ عبادت بجالانا تو درکنار اس کا ارادہ کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد پر منحصر ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ هٰذِهِ نَذِيْرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ اِلٰی رَبِّهِ سَبِيْلًا ۝ وَمَا تَشَاوُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ (الدھر: ۲۹-۳۰)

”بلاشبہ یہ (قرآن) تو نصیحت (اور یاد دہانی) ہے جو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا راستہ اختیار کرے اور تم کچھ چاہ بھی نہیں سکتے مگر جو اللہ چاہے۔ بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔“

اور اسی شعور و ادراک کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((الا ادلك على كنز من كنوز الجنة)) کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ضرور ارشاد فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: ((قل لاحول ولا قوة الا بالله)) یوں کہو اللہ کی مدد اور توفیق کے بغیر کوئی نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ کسی برائی سے بچنے کی ہمت۔ ایک اور حدیث میں اسے عرش کے نیچے خزانے کا گوہر ہونا بتایا گیا ہے۔ چنانچہ مسند امام احمد میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے۔ مجھے میرے خلیل (جناب رسول اللہ ﷺ) نے سات چیزوں کا حکم دیا۔

① مجھے حکم دیا کہ مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں، ② مجھے حکم دیا کہ میں اپنے سے نیچے کی طرف دیکھوں اوپر والے کو نہ دیکھوں، ③ مجھے حکم دیا کہ صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ کٹنی ہی دور کا رشتہ ہو۔ ④ مجھے حکم دیا کہ کسی سے کچھ نہ مانگوں، ⑤ مجھے حکم دیا کہ حق بات کہوں اگرچہ کڑوی ہو۔ ⑥ اللہ کے حکم کی تعمیل میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کروں۔ ⑦ مجھے حکم دیا کہ میں لاحول ولا قوة الا بالله بکثرت پڑھتا رہوں کہ یہ کلمات عرش کے نیچے موجود خزانے سے ہیں۔



## نامناسب فیصلہ!

سب اہل وطن جانتے ہیں کہ معاشی، امن و امان، بجلی، گیس، پانی اور دیگر حوالوں سے وطن عزیز کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ ایسے حالات میں حکومت پنجاب نے اگلے سال (2014ء) میں بسنت کا فیٹیول منانے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ نامناسب ہے جبکہ اس فیصلے کا ٹاسک محکمہ سیاحت کے حوالے کر دیا ہے (روزنامہ ”اسلام“ لاہور (13-12-8)۔ محکمہ سیاحت نے بسنت کے حوالے سے جو تجاویز حکومت کو بھجوائی ہیں ان کے مطابق بسنت دو روز کے لئے محدود پیمانے پر منانے کی اجازت دی جائے۔ موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی ہو اور کھلے مقامات جیسے جلو پارک اور چھانگا مانگا پر بسنت منائی جائے۔ کیمیکل ڈور تیار کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کر کے جان لیوا حادثات کو روکا جاسکتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ بسنت کوئی موسمی تہوار نہیں بلکہ ہندوانہ تہوار ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہ تہوار ایک گستاخ رسولؐ، ہندو نوجوان کو اٹھارہویں صدی عیسوی کے آغاز میں سزائے موت دینے کی یاد میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے ہندوؤں نے شروع کیا تھا جسے اب مسلمانوں نے بڑی بے حیثی سے اپنا لیا ہے۔ سکھ مؤرخ ڈاکٹر بی۔ ایس بخار نے اپنی کتاب Punjab Under The Later Mughals یعنی ”مغل آخری دور حکومت میں“ ذکر کیا ہے کہ گورنر پنجاب نواب زکریا خاں (1707-1759) کے زمانہ میں سیالکوٹ کے ایک ہندو نوجوان حقیقت رائے نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کی جسارت کی تو اسے عدالت مجاز نے موت کی سزا سنائی۔ کچھ ہندو افسر نواب زکریا خاں کے پاس گئے اور گزارش کی کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے مگر گورنر کے حکم سے گستاخ رسولؐ کو پھانسی دے دی گئی۔ ہندوؤں نے اس کی نعش نذر آتش کر کے باقیات کو لاہور کے نواح کوٹ خواجہ سعید کے باہر اس کی سہمی بنا دی اور اس سہمی پر زرد رنگ بکھیر کر ہندو مرد اور عورتوں نے زرد رنگ کے لباس پہنے اور ملعون رائے کو اپنا ہیرو گردان کر ہر سال اس کو خراج عقیدت پیش کرنے کے سلسلہ میں کوٹ خواجہ سعید میں بسنت میلہ لگانا شروع کر دیا۔ جہاں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پتنگ بازی بھی شروع ہو گئی۔ غور و فکر کا مقام یہ ہے کہ بسنت میلہ اہل اسلام کا تہوار نہیں اور نہ ہی اسے اسلامی ثقافت سے کوئی نسبت ہے تو پھر اسے منانا کسی طور بھی درست نہیں۔ حکومت پنجاب کو یہ فیصلہ منسوخ کر دینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہیں لینی چاہیے۔ پھر پتنگ بازی سے کروڑوں روپے کا زیاں، زخمی بچے اور جوانوں کی موتیں واقع ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ حکومت دھاتی تار اور کیمیکل ڈور کے ساتھ پتنگیں اڑانے پر پابندی لگا دیتی ہے مگر جب بسنت کلچر کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہو تو پھر قوانین کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ پیپلز پارٹی جو صوبہ سندھ میں برسر اقتدار ہے کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے بھی اعلان کیا ہے کہ سندھ میں بسنت فیٹیول پورے جوش و خروش اور رنگارنگ کے پروگراموں کے ساتھ منایا جائے گا۔ ایک طرف کراچی میں ہر روز اہل وطن کی کئی لاشیں گر رہی ہیں دوسری طرف بسنت منانے کے پروگرام بن رہے ہیں۔ خدا را اپنی توجہ کراچی کو پر امن شہر بنانے پر مرکز کریں یہ بہت بڑی قومی خدمت ہوگی۔



مدیر اعلیٰ  
بشیر انصاری  
ایم اے

مجلس  
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری  
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد  
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 عقل و شعور کی نعمت (خطبہ حرم)
- 9 کس کی کیا ہے؟
- 10 امام احمد مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ
- 12 سیدنا ایوب علیہ السلام
- 14 فلسطین: پنجہ یہود میں جکڑی مقدس سرزمین
- 18 مرکزی جمعۃ الجہت پاکستان کا تائیدہ کردار
- 19 آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک
- 21 امن کی پکار
- 24 اخبار الجماعت

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور ترسیل زمینگیر کے نام کی جائے

پتہ  
ہفت روزہ ”اہل حدیث“  
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadiith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ دیہی	535/- روپے
بیرونی نمائندہ	5500/- روپے
نی پیرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لشٹرن پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔



## قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، عبدالقادر ملا کو وفائے پاکستان کی سزا دی گئی۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

بنگلہ دیشی وزیراعظم حسینہ واجد نے بھارت کو خوش کیا، اویچھے ہتھکنڈوں سے اقتدار کو طول نہیں دے سکتی۔

امریکہ فرقہ واریت سے کشیدگی پیدا کر کے مذموم عزائم کی تکمیل چاہتا ہے۔ لاہور مرید کے میں گفتگو

لاہور: مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان کی خاطر دی گئی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ جمعہ کے اجتماع میں ملا عبدالقادر کو پھانسی کی سزا دینے پر بنگلہ دیشی حکومت کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ملا عبدالقادر شہید کو وفائے پاکستان کی سزا دی گئی، نام نہاد ٹریبونل کا ظالمانہ فیصلہ تھا جس پر عمل کر کے بے گناہ شخص کو موت کی سزا دی گئی۔ بنگلہ دیشی وزیراعظم حسینہ واجد نے بھارت کو خوش کیا اور پاکستان سے نفرت کا اظہار کیا، وہ اویچھے ہتھکنڈوں سے اپنے اقتدار کو طول نہیں دے سکتی۔ عبدالقادر ملا کی پھانسی کو ریاستی اور عدالتی دہشت گردی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا عبدالقادر کو پاکستان کے ساتھ محبت اور وفاداری کی سزا دی گئی۔ لواحقین سے اظہار تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کی ہے۔ علاوہ ازیں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی اپیل پر علمائے اہل حدیث نے جمعہ کے اجتماعات میں ملا عبدالقادر کی پھانسی کے خلاف مذمتی تقریریں کیں اور قراردادیں کیں۔ ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتمے کے لیے پروفیسر ساجد میر کے امن فارمولے پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں ساجد میر نے کہا ہے کہ امریکہ خطہ کو چھوڑنے سے قبل وطن عزیز میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر کے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل چاہتا ہے، متحارب مذہبی گروپس کو ہوش کے ناخن لینا ہوں گے۔ کراچی، پنڈی اور لاہور میں مذہبی لوگوں کی ٹارگٹ کلنگ اس پلاننگ کا حصہ ہے۔ امریکہ افغانستان کے ساتھ سکیورٹی معاہدہ کر کے خطہ میں موجودگی چاہتا ہے لیکن اب امریکہ کے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ افغانوں کے جذبہ جہاد نے روس کی طرح امریکہ اور نیٹو کو شکست فاش دے کر ثابت کر دیا کہ سب سے بڑا ایٹم بم ایمان ہے۔ بھارت بھی کشمیریوں کو آزاد کرنے پر مجبور ہوگا۔ افتخار چودھری نے عدلیہ میں نئی روح پھونک دی ہے۔ اس امر کا اظہار سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے گزشتہ شام یہاں میڈیا اور نوائے وقت سے خصوصی گفتگو کے دوران کیا۔ اس موقع پر حاجی محمد امجد اجمل، حافظ عبدالباسط شیخوپوری، حاجی محمد نواز مغل و دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا امریکہ کی کوشش ہے کہ طالبان سے مذاکرات نہ ہوں۔ ہم بلدیاتی انتخابات میں بھرپور طریقہ سے حصہ لے رہے ہیں، کارکن بھرپور تیاری سے میدان میں اتریں۔ ساجد میر نے کہا کہ مجید نظامی قائد صحافت ہی نہیں بلکہ قائد قوم بھی ہیں جن کی نظریہ پاکستان، اسلام اور کشمیر پر ٹھوس اور جاندار پالیسی وطن کا عظیم اثاثہ ہے۔ (نوائے وقت 14-12-2013)

## مدارس اسلام کے قلعے ہیں کسی مدرسہ میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی جاتی، سینیٹر پروفیسر ساجد میر

کوئی ثابت کر دے ہم خود اس کے خلاف کارروائی کریں گے، سازش کے تحت مہم چلائی جا رہی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ کا وفاق المدارس السلفیہ کے اجلاس سے خطاب

لاہور: مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں، کسی دینی مدرسہ میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی جاتی، کوئی ثابت کر دے ہم خود اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ ایک بین الاقوامی سازش کے تحت دینی مدارس کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے۔ دینی مدارس دنیا کی سب سے بڑی این جی او ہے۔ حکومت کو مدارس کی سرپرستی کرنی چاہیے۔ وفاق المدارس السلفیہ کے تعلیمی نصاب کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے گا۔ فرقہ واریت اور انتہا پسندی کے خاتمے کے لیے وفاق المدارس السلفیہ اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اتوار کے روز 106 راوی روڈ میں منعقدہ وفاق المدارس السلفیہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس میں ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم، مولانا یحیٰ یوسف، مولانا شریف چنگوٹی، حافظ عبدالستار حامد، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، پروفیسر سعید کلروی، مولانا محمد سلفی، مولانا رفیق اثری، مولانا عامر صدیقی، مولانا محمد علیم و دیگر ارکان نے شرکت کی۔ اجلاس میں نصاب تعلیم کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور امتحانی نظام کو تعلیمی بورڈ کی طرز پر مرتب کرنے کے ضمن میں دو مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ اجلاس میں بنگلہ دیش میں ملا عبدالقادر کو پھانسی دینے جانے کے اقدام کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ انہیں پاکستان سے محبت کے جرم میں تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ پروفیسر ساجد میر نے اجلاس میں مزید کہا کہ ملک میں مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے حکومت کو سفارشات بھیج دی ہیں۔ اس سلسلے میں دینی جماعتوں کی جلد اے پی سی بھی بلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے ریٹائرڈ چیف جسٹس افتخار چودھری کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ انہوں نے قانون کی بالادستی کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہونے دیا، ان پر تنقید کرنے والے سیاسی بغض کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔



جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الرحمان و مرکز الدراسات الاسلامیہ  
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان  
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626  
hammad3316@yahoo.com

# احکام و مسائل

## غسل جنابت میں سر کا مسح

**سوال**

غسل جنابت کے متعلق حدیث میں ہے کہ اس سے پہلے وضو کیا جائے، کیا اس وضوء میں مسح بھی کرنا ہے کیونکہ غسل کرتے وقت تو سر کو دھویا جاتا ہے، اس کے متعلق وضاحت کریں؟؟

**جواب**

غسل جنابت کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے نماز کے وضوء جیسا وضوء کرتے پھر غسل کرتے تھے۔ (بخاری، الغسل: ۲۷۲)

اس حدیث کا تقاضا ہے کہ غسل جنابت سے پہلے مکمل نماز کے وضوء جیسا وضوء کیا جائے جس میں سر کا مسح بھی شامل ہے، لیکن احادیث کے پیش نظر اس میں کچھ تفصیل ہے۔ مثلاً: ☆ اگر نیچے جگہ صاف نہیں تو غسل سے پہلے وضوء کرتے وقت پاؤں نہ دھوئے جائیں بلکہ انہیں غسل سے فراغت کے بعد دھویا جائے۔ جیسا کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل سے پہلے نماز کے وضوء جیسا وضوء کیا لیکن پاؤں نہیں دھوئے، انہیں غسل سے فراغت کے بعد دھویا۔ (بخاری، الغسل: ۲۳۹)

☆ ایک دوسری حدیث میں یہ صراحت بھی ہے کہ غسل سے پہلے جو وضوء کیا جائے، اس میں سر پر مسح نہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ، رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے سر کا مسح نہیں کیا تھا۔ (نسائی، الغسل: ۳۲۲)

اس حدیث پر امام نسائیؒ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ”غسل جنابت کے وضوء میں سر کا مسح چھوڑ دینا۔“ (نسائی، کتاب الغسل باب نمبر ۱۸)

اس روایت کے پیش نظر ہمارا رجحان یہ ہے کہ غسل جنابت میں وضوء کرتے وقت سر کا مسح نہ کیا جائے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ”غسل جنابت کے متعلق جتنی بھی احادیث مروی ہیں، ان میں کسی مقام پر یہ صراحت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کا مسح کیا ہو۔“ (فتح الباری ص ۴۷۲ ج ۱)

بلکہ نسائیؒ کی مذکورہ بالا روایت میں سر پر مسح نہ کرنے کی صراحت ہے، اس لئے غسل جنابت کرتے وقت جو وضوء کیا جاتا ہے، اس میں سر کا مسح نہ کیا جائے اور نہ ہی پاؤں دھوئے جائیں، چونکہ سر کو دھونا ہے اس لئے مسح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ اور مالکیہ کا بھی یہی موقف ہے کہ غسل جنابت سے پہلے جو وضوء کیا جاتا ہے، اس میں سر کا مسح نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

## مسلمان ہونے کیلئے غسل کرنا

**سوال**

میرا کلاس فیلو ایک عیسائی نوجوان مسلمان ہونا چاہتا ہے، کیا اسلام قبول کرنے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں راہنمائی کریں؟؟

**جواب**

☆ مطلق طور پر غسل کرنا ضروری ہے۔ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ (ابوداؤد، الطہارۃ: ۳۵۵) رسول اللہ ﷺ کا حکم وجوب کے لئے ہوتا ہے، حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نو مسلم کیلئے غسل واجب ہے۔ چنانچہ امام ابوداؤدؒ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ”نو مسلم کو غسل کرنے کا حکم دیا جائے۔“

⑤ دوسرا موقف یہ ہے کہ مطلق طور پر غسل ضروری نہیں، کیونکہ اسلام لانے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب اس کا معاملہ صاف ہو گیا ہے تو غسل وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ موقف انتہائی محل نظر ہے کیونکہ اسلام لانے سے قرض اور دیگر حقوق العباد تو معاف نہیں ہوتے۔ اس لئے اسلام لانے والے کو غسل کرایا جائے تاکہ وہ اندرونی اور بیرونی طور پر دونوں طرح کی نجاست اور میل پچیل سے پاک ہو جائے۔ پھر کافر عام طور پر غسل جنابت نہیں کرتے، اگر کبھی لیں تو صحیح نہیں کرتے، اس لئے وہ جنبی ہی رہتے ہیں اس لئے بھی انہیں پاک ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی اس موقف کی تائید کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا تھا کہ اسے فلاں باغ میں لے جاؤ اور غسل کرنے کا کہو۔ (مسند امام احمد ص ۲۰۳، ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ وہ خود ہی مسجد سے قریب ایک جمع شدہ پانی کی طرف گئے اور وہاں غسل کیا پھر مسجد میں آئے اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ



اسلام میں داخل ہوئے۔ (نسائی، الطہارۃ: ۱۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ جب مسلمان ہوئیں تو اس وقت اسلام لانے سے قبل انہوں نے بھی غسل کیا تھا، پھر مسلمان ہوئی تھیں۔ (صحیح مسلم، فضائل الصحابہ: ۶۳۹۶) نو مسلم کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی حجامت بھی بنوائے اور ختنہ بھی کرائے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا تھا: ”اپنے کفر کے بال دور کرو اور ختنہ کراؤ۔“ (ابوداؤد، الطہارۃ: ۳۵۶) بلکہ اس کے کپڑے بھی تبدیل کر دیئے جائیں تاکہ اسے مکمل طور پر تبدیلی کا احساس ہو اور وہ اپنے آپ کو کفر کی آلودگی سے پاک محسوس کرے، نیز میل کچیل بھی دور ہو جائے۔ (واللہ اعلم)

### حرام کمائی سے صدقہ کرنا

#### سوال

ہمارا ایک دوست غلط کاروبار کرتا ہے پھر اس حرام کمائی سے صدقہ و خیرات بھی کر دیتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ صدقہ و خیرات کرنے سے سب گناہ دھل جاتے ہیں، کیا واقعی صدقہ کرنے سے حرام کمائی کا دھبہ صاف ہو جاتا ہے؟؟

#### جواب

یہ ہماری انتہائی بدبختی ہے کہ آج کل حلال اور حرام کی تمیز بالکل مٹ چکی ہے۔ پیسے کی طمع اور دولت کی حرص نے ہر آدمی کو کچھ اس طرح اندھا کر دیا ہے کہ وہ جائز اور ناجائز ہر طریقہ سے دولت سیٹھنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ اس مقصد کیلئے نہ وہ مکرو فریب سے باز آتا ہے اور نہ ہی جھوٹ اور بددیانتی کو چھوڑتا ہے۔ غالباً اسی دور کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”لوگوں پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا، جو مال اس کے ہاتھ آیا وہ حلال ہے یا حرام۔“ (بخاری، البیوع: ۲۰۵۹) اس حدیث کے پیش نظر ہمیں چاہئے کہ ہم کسب حرام سے کلی طور پر اجتناب کریں اور اپنی تمام تر توجہ کسب حلال کی طرف دیں، کیونکہ حرام خوری کرنے والا خواہ کتنی ہی عاجزی سے اپنے رب کو پکارے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا نہیں سنتے اور نہ ہی اسے شرف قبولیت سے نوازتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک حرام خور کا ذکر کیا جو لمبے سفر سے آیا جس کے بال پرانگندہ اور غبار آلود ہیں، وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور حرام ہی سے پروان چڑھا تو ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہو.....؟ (مسلم، الزکوٰۃ: ۱۰۱۵)

ایسے حرام خور کے متعلق یہ بھی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حرام کھائے پھر اس سے صدقہ کرے تو ایسا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور اگر اس سے خرچ کرے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔“ (مسند امام احمد ص ۳۸۷ ج ۱) حدیث میں اس امر کی بھی صراحت ہے کہ ”اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور حلال و پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے۔“ (صحیح مسلم، الزکوٰۃ: ۱۰۱۵) لہذا ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے، جو ڈھٹائی کے ساتھ حرام مال کماتا ہے اور پھر دھوکہ دینے کیلئے اس سے کچھ صدقہ کر دیتا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ وہ بزعم خویش اسے اپنے گناہ کا کفارہ سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کسب حلال کی توفیق دے۔ آمین!

### موسیقی اور گانے بجانے کیلئے ڈیک تیار کرنا

#### سوال

ہمارا کاروبار ساؤنڈ سسٹم سے متعلق ہے، سپیکر وغیرہ تیار کر کے لوگوں کو فراہم کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک گاہک آتا ہے وہ گانے بجانے اور موسیقی کیلئے ڈیک وغیرہ تیار کرنے کا آرڈر دیتا ہے، کیا ایسا کاروبار جائز ہے، وضاحت فرمائیں؟

#### جواب

قرآن کریم میں ہے: ”جو کام نیکی اور تقویٰ پر مبنی ہیں، ان میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور جو کام گناہ اور زیادتی پر مشتمل ہیں، ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔“ (المائدہ: ۲) یہ آیت کریمہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے کہ ہمیں ایسے کاروبار نہیں کرنے چاہئیں جو گناہ اور اللہ کی نافرمانی پر مبنی ہیں۔ صورت مسئلہ میں سپیکر وغیرہ تیار کرنا ذاتی طور پر کوئی برا کام نہیں لیکن اگر کوئی دیدہ و دانستہ طور پر کہتا ہے کہ مجھے موسیقی اور گانے بجانے میں سپیکر وغیرہ کو استعمال کرنا ہے تو ایسے شخص سے تعاون نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اسے اس کے آرڈر کے مطابق سامان تیار کر کے دینا چاہیے۔

شراب عموماً انگور، گنا، کھجور وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے حالانکہ یہ سب چیزیں بذات خود حلال ہیں، اگر یہ حلال چیزیں شراب کشید کرنے کیلئے استعمال کی جائیں گی تو اس حرام مقصد کیلئے ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی شراب نوشی یا کسی بھی دوسرے حرام کام کیلئے اپنی دکان کرایہ پر دیتا ہے یا انہیں جگہ مہیا کرتا ہے یا سودی کاروبار کیلئے مکان فراہم کرتا ہے تو وہ بھی برابر کا مجرم ہے اور تعاون علی الاثم والعدوان کے ضمن میں آتا ہے۔ اس اصل کے مطابق ہر وہ بیع ناجائز اور حرام ہے جو کسی حرام یا غلط مقصد کیلئے کی جائے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ و قتال کے ایام میں اسلحہ کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ (تہذیب ص ۳۲۷ ج ۵)

بہر حال ایسے غلط مقاصد کیلئے اشیاء فراہم کرنا، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون کرنا ہے، اس لئے ایسے کاروبار سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بتائے بغیر سودا لے جاتا ہے پھر اسے غلط استعمال کرتا ہے تو اس میں فروخت کنندہ کا کوئی گناہ نہیں۔ البتہ اسے علم ہے کہ میری فروخت کردہ چیز کو غلط مقاصد کیلئے استعمال کرنا ہے تو اسے اس کے متعلق غور و فکر کرنا چاہیے اور ایسے شخص کو اپنا تعاون پیش نہ کرے جو غلط کاروبار دھوکے باز ہو۔ (واللہ اعلم)



فضیلۃ الشیخ  
امام مسجد الحرام  
ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس

# عقل و شعور کی نعمت

ترجمہ ————— جناب حافظ محمد سرور ————— نظر ثانی ————— جناب حافظ عبدالحمید ازہر

حمد و ثناء کے بعد: اے بندگاہن الہی!

تنگی ہو یا آسائش، سب سے بہترین وصیت یہی ہے کہ اللہ کے ڈر کے تقاضوں کو نبھایا جائے، اللہ کا ڈر ہی فلاح و کامرانی کے آرزو مند کیلئے جگہ گاتا نور ہے۔ اللہ کے ساتھ پختہ تعلق چاہنے والوں کیلئے مضبوط حصار ہے اور اسی سے دانشمند عظمتوں کی شاہراہ پر گامزن ہوتے ہیں۔

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا﴾  
(الطلاق: ۴)

”جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کا معاملہ آسان کر دے گا۔“

تقویٰ سے بہتر جامہ انسان نے کبھی زیب تن نہیں کیا اگرچہ وہ کتنی ہی گراں مایہ اور عمدہ پوشاکیں پہنتا رہے۔ تقویٰ ہی آدمی کا اعجاز و عظمت ہے اور گہری تاریک راتوں کی بہترین روشنی ہے۔

اے اہل اسلام! یہ طے شدہ اور مسلمہ بات ہے کہ انسان اور پوری کائنات اللہ کی عظیم، مسلسل، چھوٹی اور بڑی اور ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال ہیں۔

یہ تمام نعمتیں خالق و حکیم کی عظمت پر دلالت کنٹاں ہیں جو اس نے اس لئے نوازی ہیں کہ محکم، کامل، عظیم، افضل، مقدس اور انتہائی جمیل شریعت کی روشنی میں اللہ کی نعمتوں کے راستے پر چلا جائے اور اس کی جنتوں اور رضا مندی سے ہمکنار ہوا جائے۔ اس لئے یہ چھوٹی ہوں یا بڑی، ان سے بے تعلق نہیں ہوا جاسکتا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ تَعْلَوْا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا﴾  
(ابراہیم: ۳۴)

”اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو۔“

ایسی ہی ایک نعمت ہے جس کے شکر اور توصیف سے ہم عاجز ہیں اور جس کی قدر و اہمیت اور حقیقت و ماہیت کا کما حقہ اندازہ لگانا ہمارے بس سے باہر ہے، یہ عقل، ادراک اور فہم و دانش کی نعمت ہے جو ایک بہت بڑی ربانی نوازش اور انسانی خاصہ ہے۔

سے روکتی ہے۔“

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وجوداً اور عدماً دونوں اعتبار سے عقل کی حفاظت شریعت کا منشا ہے۔

اے اہل ایمان! عقل کے اسی بلند تر مرتبے کی وجہ سے اللہ نے اسے عزت و تکریم اور بالا و برتر مقام کی خصوصیت عطا کی، اسے شریعت مقدسہ کی بدولت کجی، انحراف اور بے راہروی سے محفوظ رکھا اور اسے یہ مقام عطا کیا کہ یہ تشبیہ، تمثیل یا کیفیت مقرر کئے بغیر اللہ کی تعظیم کر سکے۔

یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ہر وہ شے حرام قرار دی جو عقل میں خلل ڈالے، اسے نقصان پہنچائے، اسے تلف کرے یا کسی بھی طرح سے اس کی خرابی کا باعث ہو، جب عقل نہ رہے تو ذمہ داری ہی ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اپنی عطا کردہ شے لے لے تو اپنی واجب کردہ اشیاء بھی ساقط کر دیتا ہے۔

پروردگار کی اس نعمت پر اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے عبرت پذیری کے ذرائع عطا کئے، اس کی عطا کردہ عقل اور سماعت و بصارت تیرے لئے کافی ہیں۔

اے اہل اسلام! عقل کے باب میں لوگوں کی دو اقسام ہیں: اس کے متعلق غلو کا شکار ہونے والے اور اسے نقد و نظر کا نشانہ بنانے والے۔ پہلے گروہ نے عقل کو ہی کلی طور پر اصل کی حیثیت دے دی اور شریعت سے لاپرواہ ہو گئے۔ جبکہ دوسرے گروہ نے عقل پر تنقید کرتے ہوئے اس سے اعراض کیا اور اس کے استعمالات سے تعلق منقطع کر لیا۔

یہ دونوں گروہ لغزش اور غلو کا شکار ہوئے اور ان کا استدلال ہدایت کا باعث نہ بن سکا۔ اس لئے بہترین اور سعادت مند گروہ اہل سنت والجماعت ہی کا ہے جو انصاف، میانہ روی اور راہ وسط و اعتدال اپنانے والے ہیں، وہ عقل کو استدلال کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن مطلق حیثیت سے نہیں بلکہ ایسی روش پر چلتے ہوئے جو شریعت کی روشنی میں اس کی حد بندی اور دائرہ کار متعین

عقل ہی حضرت انسان کا جوہر اور اس کا انمول اور تابناک خزانہ ہے۔ عقل ہی کے زور پر شاندار تہذیبوں نے جنم لیا، پیچیدہ آلات وجود میں آئے اور اسی نعمت کے بل بوتے پر انسان نئی ایجادات اور دور دراز کہکشاؤں تک پہنچ پایا۔

یہ سب تو کچھ بھی نہیں، عقل ہی کی بدولت دلوں اور آنکھوں کو نور ہدایت ملا عظیم و جلیل اللہ پر ایمان میسر آیا، دل حق کی گہرائیوں تک پہنچ پائے اور الحاد و گمراہی کی کھائیوں سے محفوظ ہوئے۔

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْوُجُوهِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾

(بنی اسرائیل: ۷۰)

”یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی و تری میں سواریاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”عقل ہی سب سے بڑی شے اور سب سے نفع مند حس ہے، اسی سے آدمی جوابدہ ٹھہرتا ہے اور یہی ہے جو معاملات کی صحت اور عبادات کی ادائیگی کیلئے شرط ہے۔“

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”صحیح اور راجح بات یہی ہے کہ انسان کی افضلیت عقل کی وجہ سے ہے جو اس کی ذمہ داری کی اصل بنیاد ہے۔ اسی سے اللہ کی اصل معرفت حاصل ہوتی ہے، اس کا کلام سمجھ آتا ہے، اس کی نعمتیں اور اس کے پیغمبروں کی تصدیق نصیب ہوتی ہے، تاہم چونکہ بندے سے جو کچھ مطلوب ہے، عقل تنہا اس سارے وظیفے کو ادا کرنے سے قاصر ہے، تو اس کی کوپورا کرنے کیلئے رسول مبعوث کئے گئے اور کتابیں نازل کی گئیں۔“

اسی لئے کہا گیا ہے کہ ”کسی آدمی کو عقل سے بہتر شے کوئی نہیں دی گئی جو اسے راہ ہدایت دکھائی اور بربادی



اے اہل ایمان! ضرورت اس بات کی شدید متقاضی ہے کہ جدید ذرائع ابلاغ کے دائرہ کار کی تعیین کیلئے ایک ضابطہ اخلاق وضع کیا جائے۔ قبل اس کے کہ یہ ذرائع ابلاغ امت کے بچے کھچے دین، عقل، امن، وحدت، استحکام، اتحاد اور عزت کا مکمل خاتمہ کر ڈالیں۔

اس موقع پر وہ لوگ مستحق تحسین و سپاس ہیں جو ان ذرائع ابلاغ کا اس طرح با مقصد استعمال کر رہے ہیں جس سے دین پر قدم مضبوط ہوتے ہیں، اتحاد و اتفاق پیدا ہوتا ہے، امن پروان چڑھتا ہے، علم اور صحیح دعوت پھیلتی ہے، شریعت کے محکم اصول و ضوابط مضبوط ہوتے ہیں اور جنگ و جدال، فتنہ بازی اور رائے عامہ میں انتشار کا سبب بننے والی ہر شے کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس راہ میں اللہ ہی سے مدد کا سوال ہے۔

فہم و شعور نے مجھے لغویات سے محفوظ رکھا جبکہ میری فضیلت کا یہی زیور ایک کم عقل کے ہاں میرا عیب ہے۔ میری عظمت کی ابتداء اور انتہاء شریعت ہی سے وابستہ ہے کیونکہ چاشت کا وقت ہوا طلوع کا، سورج کی حقیقت یکساں ہوتی ہے۔

فلسطین، اقصیٰ، شام، اراکان اور بعض دیگر بے حال معاشروں میں پھیلے ظلم، سرکشی، بربادی اور ابتری کا اصل سبب بھٹکتی عقلیں اور ناراسا اذہان ہی ہیں۔ ایسی عقلیں جو اندازہ لگاتی ہیں تو ٹھوکر کھاتی اور غلط فیصلے کرتی ہیں اور کوئی منصوبہ بناتی ہیں تو فریب دیتی اور نقصان کرتی ہیں۔

اے امت اسلامیہ! یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے کہ ایک مسلمان اپنی عقل کی جانب سے مکمل غفلت برتے اور اسے عضو معطل ہی بنا چھوڑے، نہ تو وہ اس کی بیداری اور تحریک سے حرکت میں آئے اور نہ اس کے فقدان اور زوال پر غمزدہ ہو اور سمجھداری کی روش اپنائے بغیر بنا کسی رکاوٹ کے مال اور جسم کی لذت اندوزیوں میں منہمک رہے۔

جب آدمی کی عقل تکمیل کو پہنچ جائے تو اس کے امور، صلاحیتیں اور اس کی تعمیر شخصیت کے تمام تر پہلو بھی اپنی بلندیوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے پاس عقل نہ ہو تو اس کا یہ نقص ہی نمایاں ہوتا ہے خواہ وہ کتنا ہی مالدار اور بخشش و عطا والا ہو۔

اے امت اسلامیہ! اقوام اور معاشرے عزت، عظمت اور بلندی کے مراتب پر انہی لوگوں کی بدولت

افوہوں کا غل چانے والے ہر آدمی کو سوئپ دیں، وہی لوگ جو ہلڑ بازی کی پہلی ہی آہٹ پر اپنی خواہشات میں مدہوش ہو جاتے ہیں اور ایک عجیب عقلی ڈاکہ زنی اور فکری دہشت گردی کے شکار ہو کر گمراہیوں کی جہالت میں اور افزاء پروازی کے دشت میں بھٹکنے لگتے ہیں، یہ ایسی فکری دہشت گردی ہے جس کے کرتا دھرتا اور جس کی آگ بھڑکانے والے بے حقیقت چینلوں، دیوبہکل لیکن بے حیثیت ذرائع ابلاغ اور اس طرح کے دیگر پر فریب ادارے ہیں۔

اللہ کے بندو! اصل افسوس ان لوگوں پر ہے جن کے متعلق گمان ہے کہ وہ خیر اور نیکی والے لوگ ہیں لیکن الحاد و زندگی کی تخریب کاریوں کے سامنے انہوں نے اپنی عقلوں کو ناکارہ بنا دیا ہے اور ان کی جانچ پرکھ کئے بغیر انہوں نے اپنے فہم و شعور پر تالے چڑھا دیئے ہیں۔

اپنی تروتازہ عقلوں کو فاسد نظریات، بے سرو پا افکار اور لایعنی خیالات کا دودھ پلاتے ہیں اور پھر نتیجتاً باطل کے دست و بازو بن جاتے ہیں، اپنے معاشروں میں بے حیثیت ہو جاتے ہیں، فضیلت و عظمت کی بلندیوں پر فائز لوگوں سے حسد رکھتے ہیں، پاکیزہ سرشت اور نیک لوگوں کے خلاف زبانیں کھولتے ہیں اور اندھے فتنوں کا ایندھن بن جاتے ہیں۔

جبکہ کچھ لوگ تباہ کن منشیات اور نشہ آور چیزوں کی جانب دوڑے چلے جا رہے ہیں جو عقل کو برباد کر ڈالتی ہیں اور اثاثے اجاڑ دیتی ہیں۔

اس موقع پر ہم قیام امن کے اداروں سے وابستہ اپنے کارکنان کو ان کے اقدامات، کوششوں اور کامیابیوں پر مستحق تحسین و ستائش قرار دیتے ہیں جو وہ نشہ آور اشیاء کی لعنت ختم کرنے کے لئے سرانجام دے رہے ہیں جو کہ ہمارے دین امن، نوجوان نسل اور ملک کو نشانہ بناتی ہیں۔

اے امت اسلامیہ! عقل و خرد، دانش اور اذہان کی چنگی اور معاملہ فہمی کہاں ہے؟ کہ محض بے ہودہ نعروں پر قوانین اور نظریات بنائے جا رہے ہیں۔ آخر کب تک ہماری نسلوں کو کینے لوگوں کے ہاتھوں ناجحی اور بے وقوفی کی غذا دی جاتی رہے گی؟ حد درجہ قابل رحم ہیں وہ لوگ جو بغیر سوچے سمجھے اور آنکھیں بند کئے دوسروں کے پیچھے چلتے جا رہے ہیں۔

کرتی ہے اور جو عقل کی صریح بات کو نقل کی صحیح بات کے ساتھ ہم آہنگ کرتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾  
(الروم: ۲۸)

”اس طرح ہم آیات کھول کر پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔“  
رہے وہ لوگ جنہوں نے عقلوں سے اعراض کیا، حصول بصیرت اور معرفت حق کیلئے انہیں استعمال نہ کیا اور یوں گمراہی کے دشت میں بھٹکنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت زار کا نقشہ یوں بیان کیا ہے کہ:

﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ (الملك: ۱۰)  
”اور وہ کہیں گے کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں نہ شامل ہوتے۔“

برادرانِ ایمان! روشن دماغی اور دانشمندی کو پروان چڑھانا اور باہمی محبت کی بنیاد پر مضبوط معاشرہ تعمیر کرنا وہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مومن نزاع مروت ہو کر رہ جائے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”محض بے فیض نہ ہوا اور یوں نہ کہو کہ اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم ہی کے ساتھ جواب دیں گے بلکہ اپنے آپ میں کچھ برداشت پیدا کر دو کہ اگر لوگ اچھا سلوک کریں تو تم بھی اچھے سلوک سے جواب دو اور اگر وہ برائی اپنائیں تو تم ظلم نہ کرو۔“ (اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔)

نبی کریم ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ جوں جوں انسان کی عقل کامل اور مکمل ہوتی جاتی ہے، وہ اسی اعتبار سے خیر و فلاح کو اپنے دائرہ کار میں سمیٹ لیتی ہے۔

بندے کیلئے اللہ کی سب سے اعلیٰ نوازش عقل ہے، نعمتوں میں کوئی شے ایسی نہیں جو اس کے ہم پلہ ہو۔ جب رحمان آدمی کی عقل مکمل کر دے تو اس کے اخلاق و محاسن بھی تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں۔

اے برادرانِ ایمان! کس قدر افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے اپنی عقلوں کی باگیں ذرائع ابلاغ پر



اور حکمرانوں کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! تمام مسلمان فرمانرواؤں کو اپنی شریعت نافذ کرنے اور اپنے نبی ﷺ کی سنت پر چلنے کی توفیق دے۔ اے اللہ! انہیں اپنے مومن بندوں کیلئے رحمت بنا۔

اے اللہ! مسلمان مومن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔ ان کے دلوں میں الفت ڈال دے، ان کی اصلاح فرما، انہیں سلامتی کے راستوں پر چلا اور انہیں ظاہری و باطنی فتنوں سے بچا۔ آمین یا رب العالمین!



### ڈاکٹر شعیب الرحمن کی گوجرانوالہ میں آمد

گوجرانوالہ، 13 نومبر:- ممتاز عالم دین پروفیسر ڈاکٹر شعیب الرحمن صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی استاذ جامعہ سلفیہ فیصل آباد 13 نومبر کو جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ کی انتظامیہ کی دعوت پر یہاں تشریف لائے اور جامعہ میں خطبہ جمعہ المبارک ارشاد فرمایا۔ جامعہ کمال اور محن سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ آپ نے سورۃ التین اور تخلیق انسان کی عظمت پر بواعمالانہ محققانہ اور محدثانہ خطبہ ارشاد فرمایا جس سے حاضرین بجد متاثر ہوئے۔ حاجی محمد عبداللہ انصاری نے آپ کے اعزاز میں ظہرانہ دیا جس میں احباب جماعت بھی شریک ہوئے۔ سرشام آپ کو احباب نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ الوداع کیا۔ (قاری بلال عبداللہ)

### الاسلام ڈائری ۲۰۱۴ء

الحمد للہ الاسلام ڈائری 2014ء زیر طبع ہے۔ جلد سازی کے بعد بہت جلد شائقین تک پہنچ جائے گی۔ ان شاء اللہ اب بھی کئی احباب اشتہارات اور ٹیلیفون نمبرز کے لئے رابطہ کر رہے ہیں۔ ان سے معذرت۔ اب وہ ڈائری کے آرڈر ارسال کریں تاکہ تیار ہوتے ہی ان کی خدمت میں ارسال کی جاسکے۔

ڈائری کی عام قیمت :-/375 روپے  
مجلہ ”اہل حدیث“ اور ڈائری کے مستقل معاونین سے خصوصی رعایت :-/260 روپے ڈاک خرچ بذمہ خریدار  
ترسیل زر کا پتہ، بذریعہ مٹی آرڈر: بشیر انصاری ایم۔ اے  
مدیر اعلیٰ مفت روزہ ”اہل حدیث“ 106 راوی روڈ لاہور  
ایزی پیسہ کے لئے میراشناختی کارڈ نمبر

34101-3207371-5

رابطہ نمبر: 042-37720257

055-4443265, 0321-6487892

### دوسرا خطبہ!

حمد و ثناء کے بعد، برادران ایمان!

اسلام میں عقل کی حفاظت کیلئے اور اسے بلند مدارج سے بہرہ مند کرنے کیلئے جو وسائل اپنائے گئے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسلام نے ان تمام شرکیہ، بدعتی اور الجہادی نجاستوں اور ان تمام خرافات و ادہام سے سختی سے منع کیا جو لوگوں کی ایک بڑی تعداد کی عقلیں بگاڑ چکے ہیں اور جن کی وجہ سے وہ توہمات اور اندیشوں کے اسیر ہو کر رہ گئے ہیں۔

یہ ادہام و خرافات، یہ بدعات اور یہ شعبہ بازیوں جو لوگوں کی ایک بڑی تعداد کی عقلیں بگاڑ چکے ہیں اور جنہیں کچھ مخصوص ذرائع ابلاغ مسلسل رواج دے رہے ہیں، یہ تمام بیماریاں اگر امت میں مجموعی طور پر سرایت کر گئیں تو اسے کمزور کر کے صفحہ ہستی سے مٹا ڈالیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

”اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو خود اس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو نال دے، اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“

برادران گرامی قدر! اقوام کو برتر عقلوں، پاکیزہ اخلاق اور کامیاب مقاصد پر پروان چڑھانے کیلئے ضروری ہے کہ نوجوان نسل اور بچوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی جائے، ہمیں اس کیلئے مکمل باشعور اور سنجیدہ ہونا چاہئے، اس مقصد کے حصول کیلئے سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ کتاب و سنت سے رہنمائی لی جائے، یہی ذرائع ہیں جو دلوں اور عقلوں کا تزکیہ کرتے ہیں، نیٹوں اور غلطوں کو سدھارتے ہیں۔

یہی امید اور آرزو ہے اور اسی کیلئے ہم اللہ سے توفیق کے طلبگار ہیں یقیناً وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

اے اللہ! ہمارے ملکوں میں امن قائم فرما۔ اے اللہ! ہمارے ملکوں میں امن قائم فرما۔ ہمارے پیشواؤں

سرفراز ہوتے ہیں جو پختہ کار عقل و دانش اور درست فہم و فراست سے بہرہ مند ہوں، انہی کے دم قدم سے اقوام و اُمم فتنوں، معرکہ آرائیوں اور جنگوں سے محفوظ رہتی ہیں، وہی صاحبان عقل و دانش جو اپنے دین اور ملک کی تعمیر و ترقی کیلئے اپنی صلاحیتوں اور عقلوں کے چراغ روشن رکھتے ہیں، ایجاد و تعمیر کیلئے اپنے حواس اور جسموں کو کھپاتے ہیں اور اخلاص اور پاکیزگی کو پروان چڑھانے کیلئے اپنے احساسات اور وجدان کو کام میں لاتے ہیں۔

اللہ کے بندو! ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ ہمارا عقیدہ اور ہماری عقلیں سلامت رہیں اور اس بات سے ہزار بار اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ اپنے دین کے کسی مسلمہ اصول سے دستبردار ہوں یا کسی بھی آدمی کو خوش کرنے کیلئے ایسی ملامت اختیار کریں جو ہمارے پروردگار کی ناراضی کا باعث ہو یا ہمارے اذہان و افکار کو اغواء کر کے ہمیں نبی کریم ﷺ کی سنت کے خلاف چلایا جائے۔

وہ لوگ جھگمگاتے چراغ ہیں جنہیں گویا چمکتے ستاروں سے تخلیق کیا گیا ہے۔ ان کی عقلیں نور ہیں۔ آپ جس اعتبار سے بھی ان کے فہم و ادراک کا جائزہ لیں گے وہ جھگمگاتے دکھائی دیں گے۔

اے اہل اسلام! ایک دانشمند، واقف کار، دانا اور صاحب فہم و فراست آدمی شعور، ادراک، معاملہ فہمی اور حسن تدبیر کی خوبیوں سے کس قدر لیس ہوتا ہے، اس کی عقل پختہ ہوتی ہے، اس کے قول اور کردار میں شیرینی ہوتی ہے اور وہ استقامت اور دیانت کے نور سے منور ہوتا ہے۔ پھر وہ اللہ کے فضل سے پیچیدہ گتھیاں اور تہ در تہ پردوں میں لپٹے امور سلجھاتا ہے۔

﴿وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (البقرة: ۲۶۹)

”جس کو حکمت ملی، اُسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں، جو دانشمند ہیں۔“

اللہ تعالیٰ سب کو عمدہ عقلیں عطا کرے اور ہمارے اعمال و اقوال کو اخلاص، رضا اور قبولیت سے نوازے۔ وہی ہے جو سوال کرنے والوں کو بہترین عطا کرنے والا ہے اور امید رکھنے والوں پر بڑا کرم کرنے والا ہے۔



اسکندر یہ کا پادری آرنو بیوس اس عقیدے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے کہ ”فرعون اور ہیرڈ جیسے گنہگار اپنی پیدائش کا دن مناتے ہیں۔“

354ء میں پہلی مرتبہ 25 دسمبر کو عیسیٰ علیہ السلام کا سب سے پہلے یوم ولادت منایا گیا۔ گویا عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے ساڑھے تین سو سال بعد اس بدعت کو رواج عام حاصل ہوا لیکن عیسائیوں کے پیروں فرقتے نے ہمیشہ اس بدعت کی مخالفت کی۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ایک کیتھولک عقیدہ ہے جس کی بائبل سے کوئی سند ثابت نہیں ملتی۔

1647ء جب انگلینڈ میں پیورٹن کے ہاتھ حکومت آئی تو انہوں نے کرمس ڈے منانے کی روایت کو ختم کر دیا، لیکن 13 سال بعد ان کی حکومت کے خاتمے اور چارلس دوم کے دوبارہ بحال ہونے پر یہ روایت دوبارہ زندہ ہو گئی۔ ایسے ہی بوٹمن (امریکہ) میں پیورٹن کے بائیس سالہ دور (1647ء سے 1669ء) تک کرمس منانا معطل رہا۔ گویا جس طرح مسلمانوں میں نبی ﷺ کے یوم ولادت کو منانا تین صدیوں کے بعد کی ایک بدعت ہے اسی طرح عیسائیوں میں بھی اسے بدعت کہا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہودیوں اور عیسائیوں کی بدعات کو اھواء (خواہشات) کا نام دیا ہے۔ ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ﴾ (المائدہ: ۷۷)

”کہہ دیجئے، اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو پہلے سے بہک چکے ہیں اور بہتوں کو بہکا بھی چکے ہیں اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔“

کرمس کے ساتھ کئی دوسری چیزیں بھی وابستہ ہیں، آئیے ان پر بھی ایک سرسری نظر ڈال لیں۔

### کرمس ٹری

ایک سدا بہار درخت کو سجایا جاتا ہے اور رات کے اندھیرے میں اسے روشنیوں سے نہلایا جاتا ہے۔ اس کی ابتداء کب ہوئی؟

کہا جاتا ہے کہ مارٹن لوتھر نے سولہویں صدی میں

باقی صفحہ 11

## کرمس کی حقیقت

جناب ڈاکٹر صہب حسن، لندن

﴿فَاجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَّسِيًّا﴾

(مریم: ۲۳)

”اور وہ درودھ سے مجبور ہو کر کھجور کے درخت کے تنے تک پہنچیں اور کہا کہ اے کاش! میں اس وقت سے پہلے ہی مر چکی ہوتی اور بالکل بھلا دی جاتی۔“

﴿فَدَاَهَا مِنْ تَحْتِهَا إِلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا﴾ (مریم: ۲۴)

”اور پھر پیچھے سے آواز دی کہ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔“

﴿وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا﴾ (مریم: ۲۵)

”اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تر تازہ کھجوریں گرا دے گا۔“

﴿فَكُلِي وَاشْرَبِي وَفَرِّجِي عَيْنًا﴾ (مریم: ۲۶)

”اب چمن سے کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ۔“

یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ولادت مسیح کے وقت کھجوروں کے پکنے کا موسم تھا، وہ اس لئے کہ آپ سے کہا گیا: ”کھجور کا تنا ہلاؤ تو پکی ہوئی کھجوریں (رطب) تمہارے اوپر گرنا شروع ہو جائیں گی۔“

یہاں پر برسبیل نکتہ ذکر کیا جاتا ہے کہ مریم علیہا السلام تن تنہا تھیں، جبکہ بائبل کے مطابق ولادت کا واقعہ ایک باغ میں پیش آیا جہاں مریم علیہا السلام کے شوہر یوسف النجار (برہمن) ان کی مدد کیلئے موجود تھے، یہ باغ بیت لحم کے مضافات میں تھا۔ اکیلی عورت کو ولادت کے وقت مدد کی ضرورت تھی اور غذا کی بھی، اس لئے کہا گیا کہ کھجور کے درخت کے تنے کو زور زور سے ہلاؤ اور اس طرح ولادت میں آسانی ہوگی پھر بطور غذا کھجور کھاؤ اور بہتے چشمے کا پانی پیو۔

اب آئیے دوسری بات کی طرف کہ آیا یوم ولادت مسیح کا منایا جانا عیسائیوں کا عقیدہ رہا ہے؟ 303ء میں

کرمس میں لفظ کرائسٹ عبرانی کے مسیح کا مترادف ہے اور کرمس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت منانا ہے۔ اس دن کیلئے 25 دسمبر کی تاریخ کیوں وضع کی گئی؟ اس کا جواب خود عیسائی محققین اس طرح دیتے ہیں کہ ولادت مسیح کا نہ سال ہی متعین ہو سکتا ہے اور نہ ہی تاریخ۔ سات سال قبل مسیح سے لے کر دو سال قبل مسیح تک کوئی بھی سال ہو سکتا ہے۔ جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے تو اس کیلئے نومبر 16، دسمبر 25، جنوری 6 یا 7، مارچ 25، اپریل 18 یا 19 یا مئی 20 کی تاریخیں پیش کی جاتی رہی ہیں۔ مشرقی کلیسا جس میں استھوپیا، روس، یوکرین، سربیا، مقدونیہ اور مالڈوا شامل ہیں، 7 جنوری کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ جولین کیلنڈر اور گریگورین کیلنڈر میں 13 دن کا فرق پایا جاتا ہے، اس لئے اصل تاریخ 25 دسمبر نہیں بلکہ 13 دن بعد 7 جنوری ہے۔ یونانی اور مغربی کلیسا نے 25 دسمبر کی تاریخ کو اپنا لیا اور اس تاریخ ہی کو قبول عام حاصل ہوا۔

لیکن کیا واقعی عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش 25 دسمبر کو ہوئی تھی؟ ایک جرمن مؤرخ کے مطابق رومن دیومالا میں 25 دسمبر سورج دیوتا کی ولادت کا دن منایا جاتا تھا اور جب بچہ قسطنطین (325ء) عیسائیت کو سرکاری مذہب کی حیثیت حاصل ہو گئی تو عیسائیت نے باقی کئی رومن روایات کی طرح اس تاریخ کو بھی بحیثیت ولادت مسیح (یا ولادت آفتاب ہدایت) کے طور پر قبول کر لیا۔

سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے ولادت مسیح کا تذکرہ کیا ہے اور مندرجہ ذیل آیات سے کم از کم اس موسم کا تعین کیا جا سکتا ہے جب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔ حضرت مریم علیہا السلام کے پاس فرشتے کا آنا، آپ کے گریبان میں پھونکنا، حضرت مریم کا حاملہ ہونا اور پھر بغیر شوہر کے اس حمل کی وجہ سے بدنامی کا خوف، یہ سب باتیں ان آیات میں ذکر کی گئیں اور پھر کہا گیا:





جناب ملک عبدالرشید عراقی

## امام العصر مولانا محمد ابراہیم میرسیالکوٹی

الجمادیث کانفرنس کی تشکیل ہوئی تو اس کانفرنس کو متعارف کرانے کے لئے تین علمائے کرام کا وفد ترتیب دیا گیا۔ ان میں ایک مولانا سیالکوٹی تھے، دوسرے دو علماء مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی اور شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری تھے۔

سیاسی اعتبار سے مولانا محمد ابراہیم کا تعلق مسلم لیگ سے تھا۔ آپ نے ۱۹۳۰ء کے اجلاس مسلم لیگ الہ آباد (جس کی صدارت علامہ اقبال نے کی تھی) اور اجلاس مسلم لیگ منعقدہ مارچ ۱۹۴۰ء (جس میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی) میں شرکت کی تھی۔

مولانا محمد ابراہیم میردوقومی نظریہ کے حامی تھے اور متحدہ قومیت کے سخت مخالف تھے۔ جب جمعیت علمائے ہند کے رہنما دوقومی نظریہ کی بجائے متحدہ قومیت کے سحر کا شکار ہو گئے تو مولانا محمد ابراہیم میر نے مولانا شبیر احمد عثمانی کے تعاون سے ”جمعیت علمائے اسلام“ کے نام سے علیحدہ جماعت تشکیل دی اور اس جماعت کا پہلا تاسیسی اجلاس اکتوبر ۱۹۴۵ء کو کلکتہ میں منعقد ہونا قرار پایا۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا سیالکوٹی نے کی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی بوجہ ناسازی طبع اجلاس میں شریک نہ ہو سکے۔

نامور ادیب و دانشور اور مولانا ظفر علی خاں کے دیرینہ رفیق پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی (م ۱۹۹۳ء) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ

یہ علماء کا ایک شاندار اور باوقار اجتماع تھا جس میں برصغیر کے کونے کونے سے علماء شریک ہوئے تھے۔ مولانا محمد ابراہیم میرسیالکوٹی نے ”تہذیب و معاشرت اسلامیہ“ کے موضوع پر صدارتی خطبہ دیا۔ جس میں کتاب و سنت کی روشنی میں آزاد و خود مختار مملکت کے قیام کے لئے پاکستان کو اسلامیان ہند کی سیاسی، اقتصادی، معاشرتی دینی اور ملی ضرورت قرار دیا۔ مولانا نے اپنے خطبہ میں ہندو ذہنیت کا پوسٹ مارٹم کیا اور کانگریس وزارتوں کے قیام کے بعد ہندو ازم کے قیام اور مسلمانوں پر مظالم کی تصویر کشی کرتے ہوئے گاندھی کے کردار کو بے نقاب کیا۔ (سوانح حیات مولانا محمد ابراہیم میرسیالکوٹی ص ۱۵۹)

مولانا سیالکوٹی کے دوست اور جماعت الہادیث کے جلیل القدر عالم دین مولانا ابوالقاسم سیف بناری (م ۱۳۶۹ھ) متحدہ قومیت کے حامی تھے۔ انہوں نے

استاد پنجاب شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۳ھ) سے کی۔

وزیر آبادی میں تکمیل تعلیم کے بعد مولانا محمد ابراہیم میر عازم دہلی ہوئے اور حضرت شیخ الکل میاں صاحب سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) سے حدیث و سند و اجازہ سے مفتخر ہوئے۔ حضرت میاں صاحب کے یہ آخری دور کے شاگرد ہیں۔ فراغت تعلیم کے بعد اپنے وطن سیالکوٹ تشریف لائے اور میانہ پورہ کی مسجد (جوان کے والد محترم نے تعمیر کرائی تھی) میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ان کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے تاہم ان کے مشہور تلامذہ حسب ذیل ہیں:

شیخ الحدیث مولانا محمد اسلمی سلفی، مولانا عبدالجبار خادم سوہدروی، مولانا عبدالواحد سیالکوٹی، مولانا عبداللہ ثانی امرتسری، حافظ محمد شریف سیالکوٹی، مولانا محمد صدیق فیصل آبادی، مولانا محمد ابراہیم ریاستی، مولانا حافظ احمد اللہ بڑھیاوالی، مولانا معین الدین لکھوی رحمہم اللہ اجمعین۔

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ مولانا سیالکوٹی صحافت کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ آپ نے مختلف ادوار میں دو ماہوار رسالے ”الہدیٰ اور الہادی“ جاری کئے، یہ دونوں بہت علمی رسائل تھے۔ ان میں زیادہ تر تحقیقی مضامین شائع ہوتے تھے۔ ماہنامہ ”الہادی“ کے بارے میں مولوی ابوبکی امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۶ء) لکھتے ہیں کہ:

”اس زمانہ میں پنجاب میں ترویج عیسائیت کا زور تھا جس کی پشت منج جدید (قادیان) نے مضبوط کر دی، ان ہردو کے لئے یہ رسالہ وقف تھا۔“ (ہندوستان میں الہادیث کی علمی خدمات: ص ۱۰۰)

برصغیر (پاک و ہند) میں جماعت الہادیث کو منظم اور فعال بنانے میں مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ دسمبر ۱۹۰۶ء میں جب آل انڈیا

امام العصر مولانا محمد ابراہیم میرسیالکوٹی رحمہ اللہ کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کا شمار برصغیر (پاک و ہند) کی ان نامور اور یگانہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جن کی دینی و علمی، قومی و ملی اور سیاسی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد ابراہیم کو گونا گوں اوصاف سے متصف فرمایا تھا اور ان میں بے شمار خوبیاں ودیعت فرمائی تھیں۔ آپ بیک وقت مفسر بھی تھے اور محدث بھی، مورخ بھی تھے اور محقق بھی، متکلم بھی تھے اور معلم بھی، خطیب بھی تھے اور مقرر بھی، ادیب بھی تھے اور دانشور بھی، مبصر بھی تھے اور نقاد بھی، مفکر بھی تھے اور مدبر بھی، صحافی بھی تھے اور مصنف بھی۔ فن مناظرہ میں بھی انہیں خاص ملکہ حاصل تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ملکی سیاست میں بھی ان کا بڑا اونچا مقام تھا۔

خطابت میں ان کا مرتبہ و مقام اعلیٰ و ارفع تھا۔ ایک دور تھا کہ پورے برصغیر میں مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ)، مناظر اسلام مولانا ابوالقاسم سیف بناری (م ۱۳۶۹ھ) اور امام العصر مولانا محمد ابراہیم میرسیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) کا طوطی بولتا تھا۔ جماعت الہادیث کا جلسہ ہوا کوئی اور سیاسی جلسہ، وہ کامیاب نہیں ہوتا تھا جس میں یہ چاروں علمائے کرام یا ان میں سے ایک دو شریک نہ ہوں۔ یہ علمائے کرام برصغیر کی فضائے بسط پر چھائے ہوئے تھے اور پورے ملک میں ان کا ڈنکا بجاتا تھا۔

مولانا محمد ابراہیم میر اپریل ۱۸۸۴ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم کا اسم گرامی سینٹھ قادر بخش تھا جن کا شمار سیالکوٹ کے رؤسا میں ہوتا تھا۔ مولانا میرسیالکوٹی کی عصری تعلیم ایف اے تھی۔ علامہ اقبال مرے کالج میں ان کے کلاس فیلو تھے۔ دینی تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل مولانا ابو عبداللہ عبید اللہ غلام حسن سیالکوٹی (م ۱۹۱۸ء)



۲۰۱۰ء کے شریات کے مطابق برطانیہ میں دوران کرمس آٹھ بلین پونڈ کی خریداری کی جاتی ہے جس میں تحائف کے علاوہ کرمس کے نام پر بہت سی چیزوں کی فروخت بھی شامل ہے۔

ہمیں بطور مسلمان یہ دیکھنا ہے کہ ہم کہاں تک اپنی عید کے موقع پر اس عیسائی تہوار کی بدعات کو قبول کرتے چلے آ رہے ہیں؟ کیا ہماری عیدوں اور تہواروں پر ایسے کام تو نہیں ہوتے کہ جن میں عیسائیوں سے مشابہت پائی جاتی ہو؟ کیا ہم سورۃ المائدہ کی متذکرہ بالا آیت کا واقعی مصداق تو نہیں بنتے چلے جا رہے؟؟؟

### آزادی ہند

### بقیہ

جائیداد جیل میں نظر بند کر دیا لیکن مولانا صاحب کا نشانہ ایسا نہ تھا جس سے اسیری کی ترشی اتر سکتی۔ انہوں نے جیل میں دلی محمد نامی ایک وارڈر کو اپنا ہم نوا بنالیا، اس کے ذریعے تمام رفیقوں کا سرگرمی کے ساتھ کام جاری رکھا۔ جب گورنمنٹ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے تمام ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ (سرگزشت مجاہدین ۵۶۹ خلاصہ)

پابندی اٹھنے کے بعد مولانا فضل الہی نے چاقو چھریاں بیچنے کے بہانے مجاہدین کے لئے دوبارہ چندہ فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ۱۹۲۰ء میں وہ رتلام میں معاونین کی ایک میٹنگ میں شرکت کر رہے تھے کہ انہیں اطلاع ملی کہ ان کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے ہیں اور پولیس ان کی تلاش میں ہے۔ مولانا ۱۷ اگست ۱۹۲۰ء کو (خفیہ) طور پر چمپد پینچ گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں انگریز سرکار نے ان کی جائیداد نیلام کر دی۔..... (جاری)



### خطبہ جمعۃ المبارک

دارالعلوم رحمانیہ اڈالاریاں منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں ۲۷ دسمبر ۲۰۱۳ء کا خطبہ جمعۃ المبارک عظیم کار ممتاز عالم دین حضرت مولانا صالح حیات، خلیفہ اعظم لاہور ٹیک ساڑھے بارہ بجے ارشاد فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ) تمام اہل اسلام شرکت فرما کر موصوف کے خطاب سے مستفید ہوں۔ صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی دارالعلوم رحمانیہ فاروق آباد

### وفات

مولانا محمد ابراہیم میرسیا لکھنؤ کا ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء مطابق ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۵ھ بروز جمعرات سیالکوٹ میں انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۶ء بعد نماز جمعہ حضرت العلام مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی نے پڑھائی۔ راقم کو مولانا سیالکوٹی کا جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔



### کرمس کیا ہے؟

اس بدعت کا آغاز کیا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جرمنی میں اٹھارہویں صدی اس کا نقطہ آغاز ہے۔ انگریزی لٹریچر میں اس کا قدیم ترین حوالہ ۱۸۵۳ء کا ہے جب کہ امریکہ میں ۱۸۷۰ء سے پہلے اس کا وجود نہیں ملتا۔

### کرمس کارل

قدیم ترین حوالہ ۱۴۲۶ء میں پادری جون آڈلی کا بتایا جاتا ہے لیکن ۱۸۴۳ء میں چارلس ڈکنز نے اپنے ناول A Christmas Carol سے اسے دوام بخشا اور پھر کرمس کے یہ گیت اس تہوار کا جزء قرار پائے۔

### سانتا کلاز

اس بدعت کو 'سینٹ نکلس' کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو موجودہ ترکی کے قصبہ Myra کا پادری تھا لیکن ہالینڈ میں اسے خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ انگلینڈ میں اس نے فادر کرمس کے نام سے شہرت حاصل کی اور پھر اپنے سرخ لبادے اور برف کی طرح چمکتی داڑھی سے اس کی شخصیت کو نیارنگ وروپ حاصل ہوا۔

### کرمس کارڈ اور تحفوں کا تبادلہ

۱۸۴۳ء میں سب سے پہلے سرہنری کول نے کرمس کے موقع پر مبارکباد کے کارڈ جاری کرنا شروع کئے۔ کرمس کو ایک پیار بھری تقریب کا رنگ دینے کیلئے تحفے تحائف کا تبادلہ عوام میں مقبولیت حاصل کرتا گیا جس کا سب سے بڑا فائدہ تاجروں اور صنعت کاروں کو ہوا۔ نت نئے تحفوں کو بازار میں لایا جاتا ہے اور صارفین کی جیبوں پر اندھا دھند ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔

ایک مضمون لکھا جو ہندوستان کے کانگریسی اخباروں میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مولانا بنارس نے قیام پاکستان کی سخت مخالفت کی تھی، کئی اعتراضات کئے تھے اور مسلمانان ہند کے لئے قیام پاکستان کو مہلک قرار دیا۔

پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی مرحوم لکھتے ہیں کہ: ”جب مولانا ابوالقاسم بنارس نے قیام پاکستان کے حوالے سے اعتراضات کئے لئے اردو مضمون لکھا تو مولانا ابراہیم میر نے فوراً ہی دلائل و براہین سے بھرپور ایک مضمون کے ذریعے ان اعتراضات کا جامع جواب دیا اور قیام پاکستان کے خلاف اعتراضات کو غیر حقیقت پسندانہ اور غیر منصفانہ و غیر عادلانہ قرار دیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ اہل اسلام کی قومیت کی بنیاد دین اسلام ہے۔“ (سوانح مولانا محمد ابراہیم میرسیا لکھنؤ ص ۱۶۰)

مولانا محمد ابراہیم میرسیا لکھنؤ کا یہ مضمون روزنامہ ”احسان“ لاہور دسمبر ۱۹۲۵ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔

اخلاق و عادات اور علم و فضل کے اعتبار سے مولانا محمد ابراہیم میرؒ اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں بہت ہی اوصاف جمع کر دیئے تھے۔ علوم اسلامیہ میں جامع الکلمات تھے۔ تفسیر قرآن میں ان کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ ادیان باطلہ پر بھی ان کا مطالعہ وسیع تھا۔ مناظرے میں بھی ان کی بڑی شہرت تھی۔ عیسائیوں، آرائیوں، قادیانیوں، شیعوں، منکر اہل حدیث اور مقلدین احناف دیوبندیوں، بریلویوں کے ساتھ انہوں نے متعدد مقامات پر مناظرے کئے اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

مولانا محمد ابراہیم میرؒ عبادت و ریاضت کے بہت پابند تھے۔ ان کے پوتے پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اپنے ایک مضمون میں رقم طراز ہیں کہ

”مطالعہ علمی و تبلیغی مشاغل اور لکھنا پڑھنا ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ تہجد اور ذکر صبح گاہی کے پابند تھے۔ فجر سے بہت پہلے بیدار ہو کر نوافل سے فارغ ہونے کے بعد مطالعہ کے عادی تھے۔ نماز فجر کے بعد اپنے والد محترم کی بنا کردہ مسجد میں درس قرآن کے علمی موتی بکھیرتے اور گھر آ کر تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد پھر لکھنے پڑھنے میں مشغول ہو جاتے۔ یہ معمول آخر عمر تک رہا۔“



# سیدنا ایوب علیہ السلام

جناب مولانا  
عبدالمالک مجاہد

اللہ کے برگزیدہ رسول اور خلیل ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں ایک پیغمبر بڑے صابر و شاکر ہو گزرے ہیں، جن کا صبر ضرب المثل ہے۔ ان کا نام ایوب علیہ السلام تھا۔ ایوب علیہ السلام نہایت دولت مند، صاحب ثروت اور بڑے زمیندار تھے۔ دمشق (شام) کے نواحی علاقے بخیہ میں ان کی وسیع زرعی اراضی تھی۔ وافر مال و متاع اور مویشیوں کی کثرت نے انہیں علاقے کا سب سے بڑا اور با اثر زمیندار بنا دیا تھا۔ بڑے مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت سخی اور دیا دل بھی تھے۔ غریبوں، مسکینوں اور یتیموں پر خوب دل کھول کر خرچ کرتے۔ کوئی سوالی ان کے دروازے سے خالی ہاتھ نہیں لوٹتا تھا۔

پھٹکتے تھے، مدد کیا کرتے۔ اکیانے ہی کمر ہمت باندھی اور لوگوں کے گھر میں کام کاج کرنے لگی۔ وہ لوگوں کے لیے روشیاں پکاتی، ان کے برتن مانجھتی۔ دن ڈھلے جو روکھی سوکھی ملتی وہ لاکر سیدنا ایوب علیہ السلام کو پیش کر دیتی۔ غرض آزمائش کے اٹھارہ برس اس نے سیدنا ایوب علیہ السلام کی بڑی خدمت کی اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائی۔

خود سیدنا ایوب علیہ السلام کا صبر و شکر بھی دیدنی تھا۔ زبان مبارک ہمیشہ ذکر الہی سے تر رہتی۔ اٹھارہ برس کہنے کو تو اٹھارہ برس ہیں لیکن جب جھیلنے پڑیں تو یہ بہت لمبی مدت بن جاتی ہے۔ آدمی بیمار ہو، بستر پر پڑا ہو تو چند گھنٹیاں بھی کالے نہیں کہتیں۔ ایک مرتبہ اکیا کہہ بیٹھی: میرے سر تاج! رب تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے کہ وہ تکلیفیں دور کر دے۔ آپ قدرے ناراض ہوئے اور بولے: ”آسودہ حالی میں ستر برس گزارے، اب ستر برس اسی حالت میں گزاروں تو حساب برابر ہو جائے گا۔“

اکیا یہ جواب پا کر بے حد پریشان ہوئی تاہم چکی ہو رہی۔ ایک روز وہی دونوں دوست جو کبھی بکھار بھولے سے آیا کرتے تھے، ملنے کو آئے۔ باتوں باتوں میں ایک نے دوسرے سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے، ایوب علیہ السلام نے کوئی بڑا گناہ کیا ہے جو اتنی کڑی سزا پا رہا ہے۔ سیدنا ایوب علیہ السلام نے اٹھارہ برس نہایت صبر و شکر سے گزارے تھے۔ ہر طرح کی جلی کٹی سنی تھی۔ یہ بات ایسی سخت تھی کہ برداشت نہیں کر پائے اور بے قرار ہو گئے۔ رب تعالیٰ کو پکارا، قرآن مجید نے ان کی دعا کا اس طرح ذکر کیا ہے:

﴿وَاَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسْنِي الضُّرُّ وَأَنْتَ

ایوب علیہ السلام بہت شاکر بھی تھے۔ وہ ان نعمتوں پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں کو امتحان میں ڈالتا اور ان کے ایمان کو آزماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو بھی آزمائش میں ڈالا۔ ان کی اولاد جن مکانوں میں رہتی تھی وہ گر پڑے اور تمام اولاد مکانوں کے طے تلے آ کر دب گئی۔ لیسروں کے ایک بڑے گروہ نے ان پر دھاوا بول دیا۔ وہ ان کے تمام مویشی ہاک کر لے گئے۔ زرعی اراضی کو آگ نے خاکستر کر ڈالا۔ خود ایوب علیہ السلام کو کوڑھ کی بیماری لاحق ہو گئی۔ پھوڑے خراب ہو گئے اور صورت حال سخت پریشان کن ہو گئی۔ ایسی حالت میں بھلا کون ساتھ رہتا ہے۔ تمام دوست احباب چھوڑ چھاڑ کر چلتے بنے۔

سوائے ایک بیوی اکیا کے اور کوئی ڈھارس بندھانے کو باقی نہ رہا۔ وہ ایک پرانے دوست البتہ کبھی بکھار دیکھنے آ جاتے۔

اکیا بڑی اچھی خاتون تھی۔ وہ ایوب علیہ السلام کے اچھے دنوں کی ساتھی تھی۔ اس نے کہا: آسودہ حالی میں ان کے ساتھ رہی ہوں، اب ان پر کڑا وقت آیا ہے تو بھی ساتھ نبھاؤں گی۔ بستی کے لوگوں نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بستی سے نکال دیا۔ الیا انہیں بستی کے باہر ایک خیمے میں لے آئی۔ وہ ان کے نیچے راہ بچھاتی اور انہیں ہر طرح سے آرام پہنچانے کی کوشش کرتی۔

رہائش کا مسئلہ تو کسی نہ کسی طرح حل ہو گیا لیکن کھانے پینے کا بندوبست کیسے ہوتا۔ سیدنا ایوب علیہ السلام تو کام کاج کے قابل نہیں رہے تھے۔ بستی کے لوگ قریب نہیں

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ (الانبیاء: ۸۳)

اور ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو، جب کہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ﴾ (الانبیاء: ۸۴)

”ہم نے ان کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور انہیں اہل و عیال عطا فرمائے اور ان کے ساتھ ویسے ہی اور بھی، اپنی خاص مہربانی کے ساتھ، تاکہ سچے بندوں کے لیے باعث نصیحت ہو۔“

ہوا یوں کہ ایوب علیہ السلام جب حاجت کو جایا کرتے تو اہلیہ کام کاج سے واپس آ کر انہیں ساتھ لے کر ان کے ٹھکانے پر آ جاتیں۔

اب کے ایوب علیہ السلام حاجت کے لیے گئے تو اہلیہ کو آنے میں ڈرا دیر ہو گئی۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام پر وحی نازل کر دی کہ زمین پر پاؤں مارو۔ انہوں نے پاؤں مارا تو ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ پانی پیو اور نہاؤ۔ انہوں نے پیا اور نہائے تو بھلے چنگے ہو گئے۔

اس طرح ایوب علیہ السلام پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئے، بدن دسکنے لگا، فرشتوں کے ذریعے پوشاک پہنائی گئی۔ سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہوئی۔ پھر وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ اہلیہ آئیں اور پہچان نہ پائیں، انہی سے پوچھنے لگیں: اے اللہ کے بندے! یہاں میرا شوہر ایوب نبی تھا..... وہی بیمار ہوا..... تم نے تو نہیں دیکھا؟“

ایوب علیہ السلام پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئے، بدن دسکنے لگا، فرشتوں کے ذریعے پوشاک پہنائی گئی۔

سیدنا ایوب علیہ السلام نے مسکرا کر کہا: ”اللہ کی بندی! میں ہی ایوب ہوں۔“

وہ حیران ہو کر بولیں: ”مجھ دکھی عورت سے مذاق نہ کرو۔“

بولے: ”بھلا میں کیوں مذاق کرنے لگا۔ اری بھلی مانس! میں ایوب ہی ہوں۔ آزمائش ختم ہوئی۔ اللہ نے



مجھے بھلا چٹکا کر دیا ہے۔“

تب اہلہر لکھنے کے لئے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا۔

ادھر دو بادلوں نے سیدنا ایوب علیہ السلام کے دونوں کھلیانوں پر سونا اور چاندی برسایا۔ مال، متاع، اولاد، اراضی، مال مویشی، نوکر چاکر، سب کچھ واپس مل گیا، وہ بھی دگنا ہو کر اس کے بعد سیدنا ایوب علیہ السلام مزید ستر برس زندہ رہے اور دین ابراہیمی کی تبلیغ کرتے رہے اور صبر ایوب علیہ السلام رہتی دنیا تک ضرب الشل بن گیا۔ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر القرطبی، تفسیر سورة الانبیاء)

### میں تو جد الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں

آج سے ہزاروں سال پہلے کی بات ہے مکہ مکرمہ کی بے آب و گیہاہ وادی میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ وہی خانہ کعبہ جو اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے سب سے پہلا گھر بنایا گیا، یہ حرم کعبہ بلاشبہ بڑی عظمت و شان والا ہے۔

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں: بیت اللہ کو دس مرتبہ تعمیر کیا گیا، سب سے پہلے بیت اللہ کی تعمیر فرشتوں نے کی، دوسری مرتبہ آدم علیہ السلام نے، تیسری مرتبہ آدم علیہ السلام کے بیٹے شیث علیہ السلام نے، چوتھی مرتبہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے، پانچویں مرتبہ قوم عموالہ نے، چھٹی مرتبہ قبیلہ بنو جرہم نے، ساتویں مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے جد امجد قصی بن کلاب نے، آٹھویں بار قریش نے، نویں بار سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اور دسویں بار حجاج بن یوسف نے اللہ کے گھر کی تعمیر کی۔

جب سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام چوتھی مرتبہ خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے اور دیواریں بلند ہو گئیں تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹے جاؤ ایک پتھر تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں اس پر کھڑا ہو کر تعمیر مکمل کر سکوں۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام جاتے ہیں اور کالے رگ کا ایک پتھر تلاش کر کے لے آتے ہیں۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام اپنے والد محترم کو پتھر پکڑاتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر اللہ کے گھر کی تعمیر کرتے ہیں۔ یہی پتھر بعد میں مقام ابراہیم کہلایا۔ بیت اللہ کی تعمیر مکمل ہو گئی تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا فرمائی۔

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا

وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ (البقرة: ۱۲۶)

”اے میرے رب! اس جگہ کو امن والا شہر بنا دے، اس کے رہنے والوں میں سے جو لوگ اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما۔“

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا، یہ مقام آج تک پر امن اور قابل احترام ہے اور یہاں کے لوگوں کو سارے جہان کے پھل اور میوہ جات وافر مقدار میں ہر موسم میں دستیاب ہیں۔

اب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام ایک دعا مانگتے ہیں۔ اے اللہ! مکہ کے باشندوں کو رسول کے بغیر نہ رکھنا بلکہ ان میں اپنا رسول، اپنا پیغمبر، اپنا نبی مبعوث فرما۔ باپ بیٹے کی دعا کے اصل الفاظ کچھ اس طرح تھے:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ﴾ (البقرة: ۱۲۹)

”اے ہمارے رب ان میں ایک رسول مبعوث فرما، جو انہی میں سے ہو۔ وہ ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے۔“

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (البقرة: ۱۲۹)

”اور انہیں کتاب اور حکمت (سنت) کی تعلیم دے۔“

﴿وَيُزَكِّهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

”اور انہیں پاکیزہ بنا دے، بلاشبہ تو غالب اور حکمت والا ہے۔“

قارئین کرام! پاکیزگی سے مراد یہ ہے کہ ان کا تزکیہ نفس کرے، ان کے اخلاق، عادات، معاشرت، تمدن، سیاست، غرض ہر چیز کو سنوارے، گویا عملی طور پر صحابہ کرام کی تربیت کرنا بھی اللہ کے رسول ﷺ کی ذمہ داری تھی جسے آپ ﷺ نے بطریق احسن پورا فرمایا۔

قارئین کرام! دونوں باپ بیٹے کی دعا کو ہزاروں سال گزر گئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل اور ان کے بیٹے کی دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ سردار عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر سید الاولین والآخرین، سید ولد آدم شفیع المذنبین، سیدنا محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ سے صحابہ کرام نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ، آپ اپنے آغاز کے بارے میں کچھ ہمیں بتائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((انا دعوة ابی ابراهیم، وبشری عیسیٰ ابن مریم، ورات اُمی انه خرج منها نور اضاءت له قصور الشام))

”میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ میری والدہ نے یہ خواب دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔“

قارئین کرام! یہ نور ہدایت ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی تھی جن کی اس دنیا میں تشریف آوری سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے اور پورا عالم توحید الہی اور سنت نبوی کے نور سے جگمگا اٹھا۔

### بقیہ

ملک میں فسادات کے خاتمہ کے لئے مستقل بنیادوں پر پائیدار لائحہ عمل طے کرنے کی ضرورت ہے۔ عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل پارلیمنٹ موجود ہے۔ چند معاملہ فہم مخلص ارکان پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے۔ ملی یکجہتی کونسل نے گزشتہ دور میں مذہبی امن کی فضا سازگار کرنے میں اہم کردار ادا کیا اسے مزید متحرک و فعال کرنے کی ضرورت ہے۔

چونکہ جمہوری ملک میں ہر مذہب و ملت کے پرستاروں کو غمی و خوشی کے تہوار منانے کی آزادی حاصل ہوتی ہے، اس لئے اُن پر قدغن لگانا آزادی کے منافی ہے۔ البتہ قومی ارکان کی امن کمیٹی اور ملی یکجہتی کونسل کو ان مذہبی تہوار منانے کا متفقہ لائحہ عمل طے کرنا چاہیے۔ جس کا مرکز و محور آزادی تو ہو مگر دل آزادی نہ ہو۔ فساد کا موجب نہ ہو بلکہ امن و سلامتی کا پیغام ہو۔ اگر مذہبی جلسے جلوسوں کو عبادت گاہوں کی چار دیواری تک محدود کر دیا جائے تو اس سے دہشت گردی کو کنٹرول کرنے میں کافی مدد ملے گی۔ دہشت گرد اپنے مذموم مقاصد میں ناکام ہوں گے۔

عالم اسلام کو مذہبی بنیاد پر بلاکوں میں تقسیم کرنا صیہونی منصوبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلم دنیا کو صیہونی شر سے محفوظ رکھے۔ وطن عزیز میں یک جہتی و سلامتی کی فضا برقرار رکھے۔ آمین!



کے لئے تمام یہودی سرمایہ داروں نے بھرپور فنڈ فراہم کئے۔ اس بنک اور جیوش نیشنل فنڈ کی بدولت یہودیوں نے فلسطین میں خفیہ طریقے سے زمینیں خریدنا شروع کیں۔ 1890 تک فلسطین میں صرف 12000 یہودی آباد تھے جو کہ چند سالوں کے اندر 80 ہزار ہو گئے۔ دنیا کے ہر حصے میں موجود یہودیوں نے علیحدہ صیہونی ریاست کے قیام کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنالیا۔ اس دوران یہودیوں نے سلطنت عثمانیہ کے سلطان عبدالحمید کو باقاعدہ آباد کاری کی درخواست بھی دی۔ سلطان کے انکار پر یہودیوں نے 1901 میں سلطنت عثمانیہ کے تمام قرضے ادا کرنے، فوجی دستے کو تیار کرنے کے لئے فنڈز کی فراہمی اور ساڑھے تین کروڑ دینار قرض فراہم کرنے کی پیشکش کی۔ لیکن ان کی یہ کوشش بھی رائیگاں گئی اور سلطان نے ارض فلسطین میں زیارت کے لئے آنیوالے یہودیوں کے تین ماہ سے زائد رکنے پر پابندی عائد کر دی۔ اب یہودیوں کی سازشوں کا نشانہ سلطنت عثمانیہ تھی۔ ترکی پر 1911ء میں جنگ طرابلس اور اگلے ہی سال 1912ء میں جنگ بلقان مسلط کی گئی۔ سلطنت عثمانیہ کو جنگ عظیم اول میں الجھایا گیا۔ اس دوران برطانیہ نے عرب ریاستوں کو سلطنت عثمانیہ کے خلاف ابھارا۔ شریف مکہ کو ساتھ ملا کر ترک افواج کو حجاز سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا۔ برطانیہ نے صیہونی تنظیم سے 2 نومبر 1917ء کو بدنام زمانہ خفیہ معاہدہ کیا۔ اسے تاریخ میں اعلان بالفور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہودی سرمایہ دار اور بنک آف انگلینڈ کے بانی روتھ شیلڈ نے اس خفیہ دستاویز پر دستخط کئے۔ اس معاہدے کی رو سے یہودیوں نے برطانیہ کی بھرپور مالی امداد کی جس کے عوض انگریزوں نے اسرائیل کے قیام کی راہ ہموار کرنے کا وعدہ کیا۔ یہودیوں کی شہ پر برطانوی فوج فلسطین پر حملہ آور ہوئی اور دسمبر 1917ء میں بیت المقدس برطانیہ کے زیر تسلط چلا گیا۔ مصر، شام، عراق اور دیگر عرب ریاستوں کی علیحدگی کے باعث سلطنت عثمانیہ ٹوٹ گئی۔ یہ تاریخ کا اہم ترین موڑ تھا۔ برطانیہ نے ایک ہی وقت میں دو الگ الگ معاہدے کئے۔ عربوں کو آزادی اور خود مختاری کا جھانسا دیا گیا جبکہ یہودیوں سے اسرائیل کے قیام کا۔

## فلسطین پنچہ یہودیوں میں جکڑی مقدس سرزمین

تحریر: جناب محمد عامر حفیظ

یہودی اس جگہ بیکل سلیمانی تعمیر کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے مسجد کو شہید کرنے کے لئے سازشیں کرتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ کی حفاظت فلسطینی اور عرب عوام کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔

### اسرائیل کا قیام

ارض فلسطین پر قبضے کا خواب یہودی ہمیشہ سے ہی دیکھتے آئے ہیں تاہم ماضی میں مسلمان اور عیسائی فوجی طاقتوں کے باعث یہ شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ ماضی میں رومی، عراقی اور دیگر قومیں ارض فلسطین کی حاکم رہیں۔ حضرت عمرؓ نے جب بیت المقدس فتح کیا تو اس وقت عیسائی حکمران تھے۔ اس کے بعد سے ارض فلسطین پر ہمیشہ مسلمانوں کی اکثریت رہی۔ صلیبی جنگوں کے دوران کچھ عرصہ دوبارہ عیسائیوں کا قبضہ ہوا لیکن سلطان صلاح الدین ایوبی نے آزاد کر لیا۔ بعد ازاں فلسطین چار صدیوں تک سلطنت عثمانیہ کا حصہ رہا۔ یہودی جو کہ اپنی شرانگیزیوں اور مختلف حکمرانوں کے ہاں ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے مختلف ممالک میں بے ہوئے تھے انہوں نے سوئٹزرلینڈ کے شہر باسل میں 1897ء کے اجلاس میں عالمی صیہونی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اسی تنظیم کے قیام سے ہی یہودیوں میں ایک بار پھر ارض فلسطین پر قبضے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اس تحریک کا بانی تھیوڈر ہرزل تھا۔ یہودیوں کی اس صیہونی تنظیم نے اسرائیل کے قیام کے لئے لٹریچر تیار کرنا شروع کیا جبکہ معروف پروکولر بھی بنائے گئے۔ فلسطین میں صنعت، زراعت اور دیگر مقاصد کے لئے زیادہ سے زیادہ زمین کے حصول کے منصوبے بنائے گئے۔ صیہونی تنظیم کا دوسرا اجلاس بھی باسل میں ہی ہوا جس میں پہلے سے بھی زیادہ مندوبین شریک تھے جبکہ 1899ء میں ہونیوالے تیسرے اجلاس کے دوران اسرائیل کے قیام کے ناپاک منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ”جیوش ایمپریل بنک“ بنایا گیا جس

مسجد اقصیٰ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ میں شامل ہے۔ مسجد نبوی ﷺ، مسجد الحرام بیت اللہ شریف اور مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لئے سفر کرنا باعث اجر و ثواب بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے معراج کے موقع پر مسجد اقصیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی اور انبیاء کرام کی امامت فرمائی۔ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف تعمیر کرنے کے 40 سال بعد اس دوسرے خانہ خدا کی بنیاد رکھی گئی۔ حضرت ابراہیمؑ نے ارض فلسطین کی طرف ہجرت کے بعد مسجد اقصیٰ کی بنیادیں از سر نو اٹھا کر اسے اپنے مبارک ہاتھوں سے دوبارہ آباد کیا۔ ان کے بعد حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور پھر حضرت سلیمان نے بھی بیت المقدس کی تعمیر نو کی۔ چھ سو چھتیس عیسوی میں حضرت عمر بن خطابؓ اور اس کے بعد سات سو پندرہ عیسویں کے اموی دور حکومت میں مسجد اقصیٰ کی توسیع کی گئی۔ مسجد اقصیٰ مقبوضہ بیت المقدس شہر کے جنوب مشرق میں وسیع احاطہ پر مشتمل ہے۔ اس کا رقبہ ایک لاکھ چوالیس ہزار مربع میٹر ہے۔ مسجد اقصیٰ کے چودہ دروازے تھے، تاہم صلیبی جنگوں کے دوران جب صلاح الدین ایوبی نے اس مسجد کو آزاد کروایا تو اس کے چار دروازوں کو بعض وجوہات کی بناء پر بند کر دیا۔ مسجد اقصیٰ کے چار مینار ہیں اور اس کا احاطہ متعدد عمارتوں سے ملکر تشکیل پاتا ہے۔ جن میں محرابیں، منبر، بارہ دریاں، چبوترے اور کنوئیں وغیرہ پر مشتمل تاریخی آثار بھی شامل ہیں۔ احاطہ مسجد اقصیٰ کے قلب کی حیثیت گنبد صخرہ کو حاصل ہے جس کو قبة الصخرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سنہری عمارت اسلامی فن تعمیر کا حسین نمونہ ہے۔ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی عمارت اور گنبد صخرہ کی عمارت علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مسجد اقصیٰ اسرائیل کے قیام کے بعد یہودیوں کی سازشوں کا شکار ہے۔ اسرائیل کی جانب سے اس مسجد میں عبادت کرنے پر متعدد پابندیاں عائد ہیں۔ متعدد بار مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔



1949ء کو اسرائیل کو باقاعدہ کنیت دے دی گئی۔ فلسطین ہمسایہ ممالک میں مہاجر کیپیوں میں رہنے پر مجبور کر دیئے گئے۔ مصر کی حمایت سے فلسطین میں آزادی کی تحریکوں کی بنیاد رکھی گئی۔ یاسر عرفات کی الفتح تنظیم نے اپنی عسکری سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ الفتح نے اسرائیل پر کئی فدائی حملے کئے اور اس کے مفادات کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا۔

### عرب اسرائیل جنگیں

مصر کی جانب سے 26 جولائی 1956ء کو نہر سوئز کو قومی ملکیت میں لینے کے فیصلے نے مغربی ملکوں اور اسرائیل میں تھلکہ مچا دیا کیونکہ نہر سوئز اس وقت برطانیہ اور فرانس کی ملکیت میں تھی۔

برطانیہ اور فرانس نے مصر کے اس فیصلے کے خلاف اسرائیل کے ساتھ مل کر سازش کے تحت 29 اکتوبر 1956ء کو اسرائیل کے ذریعے مصر پر حملہ کر دیا جس کے دوران اسرائیل نے جزیرہ نمائے سینا پر قبضہ کر لیا۔ اگلے ہفتے برطانیہ اور فرانس نے بھی نہر سوئز کے علاقے میں اپنی فوجیں اتار دیں۔ برطانیہ اور فرانس کی اس جارحانہ کارروائی کا دنیا بھر میں شدید رد عمل ہوا۔ امریکہ نے بھی پُر زور مذمت کی اور روس نے مصر کو کھل کر امداد دینے کا اعلان کیا۔ رائے عامہ کے اس دباؤ کے تحت برطانیہ اور فرانس کو اپنی فوجیں واپس بلانا پڑیں اور اسرائیل نے بھی جزیرہ نمائے سینا خالی کر دیا۔ اس کے بعد اقوام متحدہ کے دستے مصر اور اسرائیل کی سرحد پر متعین کر دیئے گئے تاکہ طرفین ایک دوسرے کے خلاف جنگی کارروائی نہ کر سکیں۔ غیر ملکی افواج کے کامیاب انخلا سے ناصر عرب دنیا میں ہیرو اور فاتح کی حیثیت سے ابھرے۔ اسرائیلی قیادت کو اس بات کا شدید رنج تھا۔ اسرائیل نے ایک بار پھر عرب ممالک کے خلاف جارحیت کا منصوبہ بنایا اور جون 1967ء میں بغیر کسی اعلان جنگ کے اچانک مصر پر حملہ کر دیا اور مصر کا بیشتر فضائی بیڑہ ایک ہی حملے میں تباہ کر دیا۔ مصری فوج جنگ کے لئے تیار نہ تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ 6 دن کی اس جنگ میں اسرائیل نے نہ صرف باقی فلسطین سے مصر اور اردن کو نکال باہر کیا بلکہ شام میں جولان کے پہاڑی علاقے اور مصر کے پورے جزیرہ نمائے سینا پر بھی قبضہ کر لیا اور مغربی بیت المقدس پر بھی

### مسئلہ فلسطین اقوام متحدہ میں

جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز کی جگہ اقوام متحدہ کا ادارہ تشکیل پایا جسے اب فلسطین کا مسئلہ حل کرنا تھا۔ برطانوی استعمار اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا اور اس کے لئے ہندوستان اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں اپنا قبضہ برقرار رکھنا مشکل تھا۔ برطانیہ نے خود فلسطین کو آزاد کرنے کی تجویز پیش کر دی اور اس مسئلہ کو اقوام متحدہ کے سپرد کر دیا۔ مسئلہ فلسطین کی قسمت کے حوالے سے جنرل اسمبلی میں 29 نومبر 1947ء کو قرارداد پیش ہوئی اور امریکہ، برطانیہ اور یہودیوں نے دھمکی، لالچ اور طاقت جیسے ہتھکنڈے استعمال کر کے فلسطین کو تقسیم کرنے کی قرارداد منظور کرائی۔ اس موقع پر اقوام متحدہ کے چارٹر کی صریحا خلاف ورزی کی گئی۔ دو مرتبہ دو جنگ صرف اس لئے ملتوی کر دی گئی کیونکہ مطلوبہ ووٹ ملنے کی امید نہیں تھی۔ اس قرارداد کی رو سے صرف 6 فیصد رقبے کی ملکیت رکھنے والے یہودیوں کو فلسطین کی 54 فیصد زمین کا مالک بنادیا گیا۔ یہودیوں نے 14 مئی 1948ء کو فلسطین سے برطانیہ کے انخلا کے صرف سات گھنٹے بعد اسرائیل کے قیام کا اعلان کر دیا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ امریکہ نے دس منٹ اور روس نے پندرہ منٹ بعد اس ریاست کو تسلیم کر لیا۔ اسی دن پہلی عرب اسرائیل جنگ کا آغاز ہوا۔ شام، اردن، عراق، لبنان اور مصر کی فوجیں فلسطین میں داخل ہو گئیں۔ عربوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ لیکن عرب افواج برطانوی استعمار میں رہنے کی وجہ سے کچھ زیادہ منظم نہیں تھیں۔ اقوام متحدہ اور بڑے ممالک نے مارچ 1949ء میں جنگ بندی کرا دی۔ اس جنگ کے بعد فلسطین کا 78 فیصد رقبہ اسرائیل کے قبضے میں چلا گیا۔ غزہ کے علاقے پر مصر، مغربی کنارے اور بیت المقدس پر اردن اور جولان کے پہاڑی علاقے پر شام کا قبضہ ہو گیا۔ یہودیوں نے اس موقع پر مسلمانوں کا بے دردی سے قتل عام کیا اور دس لاکھ سے زائد فلسطینی بے گھر کر دیئے گئے۔ اقوام متحدہ نے ابھی تک اسرائیل کو رکن نہیں بنایا تھا اور شرط عائد کی تھی کہ تمام فلسطینیوں کو ان کے آبائی گھروں میں جانے کی اجازت دی جائے تاہم عالمی ادارہ اپنا یہ وعدہ بھی پورا نہیں کر سکا اور 11 مئی

فلسطین پر برطانوی قبضے کے بعد معاہدے کے مطابق یہودیوں کی آباد کاری شروع ہو گئی۔

وقتی طور پر تاج برطانیہ نے جنگ جیتنے کے بعد عرب ممالک کی سرحدوں کا اعلان کر دیا تاہم سرزمین فلسطین کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے سے گریز کیا۔ فلسطین میں موجود صرف چھ فیصد یہودیوں کی خاطر چورانوے فیصد فلسطینیوں کو الگ ریاست کے حق سے محروم رکھا گیا۔ کیونکہ یہودیوں کی تعداد کم تھی اس لئے ”لیگ آف نیشنز“ کے ذریعے فلسطین کا کنٹرول مزید بیس سال کے لئے برطانیہ کو دے دیا گیا۔ انگریز افواج نے اس دوران فلسطینیوں کی آزادی کی تحریک کو سختی سے کچل دیا۔ صیہونی تنظیم کی ایک یہودی ریاست کے قیام کی منزل واضح ہو چکی تھی، برطانیہ کی بھرپور حمایت کی بدولت یہودیوں کی آباد کاری میں تیزی آ گئی۔ ان بیس سالوں کے دوران چھ لاکھ سے زائد یہودیوں کو دنیا بھر سے لاکر فلسطین میں بسایا گیا۔ 1925ء میں شیخ عزالدین القسام نے فلسطین کی آزادی اور یہودیوں کے بڑھتے ہوئے تسلط کے خلاف الحریکۃ الجمادیۃ الاسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ 1929ء تک فلسطین میں یہودیوں کا اثر و رسوخ اس قدر بڑھ چکا تھا کہ انہوں نے مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی کوشش بھی کی۔ 17 دسمبر 1931ء کو مفتی القدس الحاج امین الحسینی کی قیادت میں الموتر الاسلامی منعقد ہوئی جس میں عالم اسلام کے اہم رہنماؤں نے شرکت کی۔ مصور پاکستان ڈاکٹر علامہ اقبال بھی اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں ملت اسلامیہ کو ارض فلسطین میں یہودیوں کی بڑھتی ہوئی آباد کاری سے پیدا ہونے والے خطرات سے آگاہ کیا گیا۔ اس دوران فلسطینیوں کی جانب سے آزادی اور یہودیوں کی بڑھتی ہوئی بالادستی کے خلاف جدوجہد بھی جاری رہی۔ 1940ء تک ایک طرف تو یہودی باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت آباد ہوتے رہے اور دوسری جانب فلسطینی اپنی آزادی کے لئے قربانیاں دیتے رہے۔ اسی دوران جنگ عظیم دوم کا آغاز ہو گیا اور دنیا کی توجہ جنگ کی تباہ کاریوں کی جانب ہو گئی۔ 1945ء میں جب جنگ عظیم دوم ختم ہوئی تو ارض فلسطین پر یہودیوں کی آبادی چھ لاکھ سے تجاوز کر چکی تھی۔



اسرائیلی افواج کا قبضہ ہو گیا۔ نہر سوز بھی بند ہو گئی۔ ہزاروں مصری فوجی قیدی بنائے گئے اور روسی اسلحہ اور ٹینک یا تو جنگ میں برباد ہو گئے یا اسرائیلیوں کے قبضے میں چلے گئے۔ عربوں نے اپنی تاریخ میں کبھی اتنی ذلت آمیز شکست نہیں کھائی ہوگی اور اس کے اثرات سے ابھی تک عربوں کو نجات نہیں ملی۔ اس جنگ میں پاکستانی فضائیہ نے بھی شرکت کی اور کئی اسرائیلی طیاروں کو تباہ کیا۔ بعض ماہرین کے مطابق اسرائیل کی پیش قدمی رکنے کی بڑی وجہ بھی پاکستانی فضائیہ کے حملے تھے۔ اس جنگ کے بعد اسرائیل کے رقبے میں چار گنا اضافہ ہو گیا اور اس نے زبردستی چار لاکھ کے قریب فلسطینیوں کو بے گھر کر دیا۔ اسرائیل نے مقبوضہ علاقے کی اسلامی شناخت مٹانے کے لئے کوششیں تیز کر دیں۔ پانچ سو سے زائد دیہات ملیا ملیہ میٹ کر کے ان کی جگہ یہودی بستیوں کی تعمیر کر دی گئیں۔ اس دوران مزید بیس لاکھ کے قریب یہودی امریکہ، یورپ اور دیگر ممالک سے آکر اسرائیل میں آباد ہو گئے۔ 1973 میں ایک بار پھر مصر اور اسرائیل کے درمیان جنگ ہوئی۔ لیکن اس کے بعد عرب ممالک نے عالمی طاقتوں کے کہنے پر اسرائیل کو تسلیم کرنا شروع کر دیا اور ان کی جانب سے فلسطینیوں کی حمایت یکسر ختم ہو گئی۔ مصر نے نہر سوز کو بحال کرنے کی خاطر اسرائیل سے شرمناک معاہدے کئے۔ فلسطینیوں کی تحریک آزادی اور الفتح کی کارروائیوں سے نمٹنے کے لئے اسرائیل نے متعدد بار جارحیت کا ارتکاب کیا۔ مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کے لئے بھی شرمناک حربے استعمال کئے جانے لگے۔ صرف دو سال بعد ہی مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی کا بدترین واقعہ پیش آیا۔ اسرائیل نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مسجد کے بڑے حصے کو آگ لگائی جبکہ اس علاقے کو پانی کی سپلائی بھی بند کر دی۔ ہزاروں مسلمان مرد، خواتین اور بچوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر آگ بجھائی۔ اسی واقعے کے نتیجے میں مسلم ممالک کی عالمی تنظیم ”او آئی سی“ سے بنائی گئی۔ 1978 میں مصر نے امریکی دباؤ پر اسرائیل کے ساتھ بدنام زمانہ کمپ ڈیوڈ معاہدہ کیا۔ 1982 میں اسرائیلی افواج نے لبنان پر صرف اس وجہ سے حملہ کیا کیونکہ وہاں فلسطینی تحریک آزادی کے دفاتر موجود تھے۔ یہودی افواج

کی گمرانی میں لبنان کے مسیحی مسلح گروہوں نے فلسطینیوں کے مہاجر کیمپوں صابرہ اور شتیلا میں خونریزی کی بدترین واردات کی جس کے نتیجے میں تین ہزار سے زائد معصوم مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ اب فلسطینی عرب ممالک کی حمایت کے بغیر بالکل بے یار و مددگار ہو گئے۔ اسرائیل نے ایک طرف تو بڑی تعداد میں یہودی بستیوں کی تعمیر شروع کر دی، مغربی کنارے کے فلسطینی علاقے کے گرد فصیل بنا ڈالی جبکہ دوسری جانب غزہ پر حملوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مغربی کنارہ اور غزہ۔ اسی عرصے میں ایران عراق جنگ کے باعث مسلم ممالک فلسطینی مسئلے پر کچھ زیادہ توجہ نہ دے سکے۔ یاسر عرفات کی تنظیم الفتح بھی عسکری کارروائیوں کی بجائے مذاکرات کی طرف توجہ دینے لگی اور اس کا واحد مقصد فلسطین میں ایک بااختیار انتظامیہ کا قیام ہو گیا۔ عالمی طاقتوں کے دباؤ پر یاسر عرفات اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا۔

### فلسطینی اتھارٹی کا قیام اور مذاکرات

1988 میں اقوام متحدہ نے ایک قرارداد کے ذریعے فلسطین کو تقسیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس طرح پہلی مرتبہ فلسطینی انتظامیہ کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔ اسی دوران عرب ممالک کے رویے سے دلبرداشتہ ہو کر فلسطینی نوجوانوں نے جہادی تنظیموں کی بنیاد ڈالی جن میں سب سے اہم حماس تھی۔ یاسر عرفات اور اسرائیل کے درمیان خفیہ مذاکرات کے بعد 1993 میں معاہدہ اوسلو سامنے آیا۔ اس شرمناک معاہدے کے تحت الفتح نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ 77 فیصد رقبہ یہودیوں کو دینے پر بھی آمادگی ظاہر کر دی۔ اسی معاہدے کے تحت اسرائیلی افواج اگلے ہی سال 1994 میں غزہ سے نکل گئیں۔ اسرائیل کے نکلنے ہی غزہ میں حماس کے اثر و رسوخ میں اضافہ ہوا اور اسرائیل کے خلاف پہلے انقضاہ میں تیزی آ گئی۔ اس مزاحمتی تحریک کے دوران فلسطینی مجاہدین نے اسرائیل کو بے پناہ نقصان پہنچایا۔ فدائی حملوں اور بم دھماکوں کے ذریعے خوف کی فضاء بنا دی گئی۔ اسرائیل کے لئے یہ ایک مشکل وقت تھا، یہی وجہ ہے کہ اس نے الفتح کے ساتھ مذاکرات پر آمادگی ظاہر کی۔ اسرائیل نے

فلسطینیوں کی مزاحمت کو کچلنے کے لئے ہر قسم کے ظالمانہ حربے استعمال کئے۔ ہزاروں فلسطینیوں کو شہید کر دیا گیا، حماس یا کسی اور جہادی تنظیم کے ساتھ تعلق کی بنا پر سینکڑوں گھرانوں کے مکانات مسمار کر دیئے گئے 1995 میں فلسطینی نمائندوں کے ساتھ مذاکرات کی پاداش میں اسرائیلی وزیر اعظم اسحاق رابن کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد فلسطینی عوام کی طاقت دو حصوں میں واضح طور پر تقسیم ہو گئی۔ مغربی کنارے میں الفتح اور غزہ میں حماس کا اثر و رسوخ چلتا ہے۔ اسرائیل کے ساتھ معاہدوں اور مسلح جدوجہد ختم کرنے کے باعث الفتح کو عالمی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل ہے اور ای کو عالمی فورمز پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

### حماس

حماس کی مسلح جدوجہد اور اسرائیل مخالف نظریات کے باعث غزہ اسرائیل کے ظلم و ستم کا شکار ہے۔ حماس کی جانب سے سن 2000ء میں بھی مزاحمتی تحریک کا آغاز کیا گیا۔ اس تحریک کا آغاز اسرائیل کی لیکوڈ پارٹی کے سربراہ سابق اسرائیلی وزیر اعظم اریل شیرون کے ہمراہ دو ہزار سے زائد یہودیوں کا مسجد اقصیٰ پر حملے کے بعد ہوا۔ غزہ، بحیرہ روم کے ساحل کے ساتھ ساتھ چالیس کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی سرحد مصر کے ساتھ ملتی ہے۔ تین اطراف اسرائیل ہے۔ غزہ کی آبادی پندرہ لاکھ سے زائد ہے اور اسے دنیا کی سب سے بڑی جیل کہا جاتا ہے کیونکہ یہ علاقہ مسلسل اسرائیل کے محاصرے میں ہے۔ اس کی ایک تہائی سے زائد آبادی یعنی پانچ لاکھ افراد مہاجر کیمپوں میں مقیم ہیں۔ غزہ میں غذائی اجناس اور ادویات کی فراہمی اسرائیلی اجازت کی مرہون منت ہے۔ اسرائیل کی جانب سے متعدد بار غزہ پر باقاعدہ فوج کشی ہوئی جبکہ فضائی بمباری اور ڈرون حملے بھی لا تعداد مرتبہ کئے گئے جن میں اب تک ہزاروں فلسطینی اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں۔ حماس اور اسرائیل کے درمیان 2009ء میں پہلی مرتبہ جنگ بندی کا معاہدہ بھی ہوا تاہم اسرائیل متعدد بار اس کی خلاف ورزی کر چکا ہے۔

ارض فلسطین کے خلاف یہودی سازشوں، جنگوں اور دیگر واقعات کے ساتھ ساتھ مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کے لئے کی جانے والی یہودی کوششوں کے متعلق جانتا بھی





شہید کر دیا۔

28 ستمبر 2000 کو سابق اسرائیلی وزیر اعظم اریل شیرون کی زیر قیادت دو ہزار یہودی مسجد اقصیٰ کو منہدم کرنے کے لئے آئے۔ اس یہودی جتھہ نے زبردستی مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے کی کوشش کی تاہم سینکڑوں مسلمانوں نے اپنی جان پر کھیل کر اس حملے کو ناکام بنا دیا۔ بیت المقدس میں ہر طرف مسلمانوں کی لاشیں گریں اور پھر وہیں سے انقضاہ دوم کا آغاز ہوا جو کسی نہ کسی صورت میں آج بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیلی انتظامیہ کی جانب سے مسجد اقصیٰ کے چاروں اطراف کھدائی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مسجد کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا جا رہا ہے جس سے خطرہ ہے کہ مسجد کی عمارت کسی بھی لمحے گر سکتی ہے۔ کئی سرنگیں دریافت ہو چکی ہیں جو کہ مسجد اقصیٰ کے نیچے کھودی گئی ہیں۔ مسئلہ فلسطین ابھی تک حل طلب ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی طاقتیں مظلوم مسلمانوں کو ان کا حق دلانے میں ناکام رہی ہیں۔ اسرائیلی کو امریکہ اور دیگر ممالک ہر سال اربوں ڈالر امداد دیتے ہیں تاکہ یہ ناجائز ریاست اپنا وجود برقرار رکھ سکے۔ فلسطینیوں کے پاس ابھی تک کوئی باقاعدہ عالمی پہچان نہ ہے۔ 2011 میں فلسطینی اتھارٹی نے ایک آزاد ریاست کے طور پر اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن امریکہ اور دیگر ممالک کی جانب سے اسے ناکام بنا دیا گیا۔ عالم اسلام کے ممالک بڑی طاقتوں کے دباؤ پر اس مسئلے سے الگ ہو چکے ہیں جبکہ عرب ممالک اسرائیل کے ساتھ معاہدوں اور مفادات کے شکنجے میں جکڑے ہیں جن کے ہاں اب مظلوم فلسطینیوں کے حق کے لئے آواز اٹھانا ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اسرائیل کے قبضے اور عالمی طاقتوں کی جانب سے لالچ، طاقت اور سازشوں کے باوجود ابھی تک مسلمانوں کے دل سے اس خطہ ارضی کی محبت نکالی نہیں جاسکتی۔ حکومتوں کی بجائے عوامی تحریکیں اب فلسطینیوں کی حمایتی ہیں۔ عالمی امن کے لیے ضروری ہے کہ مسئلہ فلسطین کو انصاف کے تقاضوں کے مطابق حل کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو اس کے باعث دنیا بھر کا امن و امان تباہ و برباد ہو سکتا ہے۔



انتہائی ضروری ہے۔ یہودی تاریخ میں متعدد بار یہ کوشش کر چکے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کو منہدم کر کے اس مقام سے مسلمانوں کی عقیدت کی بنیادی وجہ ختم کر دی جائے۔ یہودی اس جگہ پر بیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ تاریخی روایات کے مطابق جو عمارت بیکل سلیمانی کے نام سے منسوب کی جاتی ہے وہ دراصل مسجد اقصیٰ ہی تھی جسے حضرت سلمانؑ نے تعمیر کیا۔ یہودی اسے بیکل سلیمانی کہنے لگے۔ مسجد اقصیٰ کے یہودی قبضے میں چلے جانے کے بعد ان سازشوں میں تیزی آئی ہے۔ مسجد اقصیٰ کو نقصان پہنچانے کے لئے 1948ء میں یہودیوں کے ایک مسلح گروہ نے مسجد اقصیٰ کے احاطے میں 55 بم گرائے تھے۔ اس کے بعد مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی کا المناک حادثہ پیش آیا۔

### مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی

جولائی 1969ء میں ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مسجد کے بڑے حصے کو آگ لگا دی گئی۔ اس سے مسجد اقصیٰ کے کئی حصے اس آگ سے متاثر ہوئے جن میں مسجد عمر، منبر صلاح الدین ایوبی، محراب زکریا، مسجد کے دو مرکزی ستون، اندرونی گنبد اور محراب کو نقصان پہنچا جبکہ مسجد کے اندر موجود خطاطی کے خوبصورت نمونے، بیش قیمت قالین اور قیمتی ساز و سامان بھی جل گیا۔ اسرائیلی انتظامیہ نے ایک سازش کے تحت اس روز مسجد کو پانی کی سپلائی بھی بند رکھی تاکہ آگ کو بجھایا نہ جاسکے لیکن ہزاروں مسلمان مرد، خواتین اور بچوں نے کئی گھنٹوں کی انتھک محنت کے بعد اس آگ پر قابو پا لیا۔ 1982 اور 1983 میں مسجد اقصیٰ کے مسلم گارڈز نے دو بڑے بڑے پارسل پکڑے جن کے اندر ناٹم بم نصب کئے گئے تھے۔ 1984 میں بھی ایک سرپھرے یہودی گروہ نے مسجد اقصیٰ کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی جنہوں نے ہاتھوں میں دتی بم اٹھار کھے تھے جبکہ ان کے پاس چھ تھیلے بارود کے بھرے بھی موجود تھے۔ 1986 میں اسرائیلی فضائیہ کے ایک پائلٹ نے مسجد اقصیٰ کو میزائلوں سے اڑانے کی کوشش کی تاہم قدرت نے مسجد کو محفوظ رکھا۔ 1990 میں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد بیکل سلیمانی کا سنگ بنیاد رکھنے مسجد اقصیٰ پر حملہ آور ہوئی۔ مسلمانوں کی مزاحمت پر اسرائیلی افواج نے فائرنگ کر کے 23 نہتے فلسطینیوں کو

نام کتاب: رزق کی کنجیاں مصنف: پروفیسر ڈاکٹر فضل الہی صفحات: 211، دیدہ زیب نائل، قیمت: 275 روپے ناشر: دارالنور اسلام آباد۔ ملنے کے پتے: دارالنور اسلام آباد Ph: 051-2575158، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور۔ تبصرہ نگار: حافظ محمد یونس ط

پروفیسر ڈاکٹر فضل الہی حفظہ اللہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ ممتاز عالم دین، محقق، مصنف اور تفسیر کے قریب عربی و اردو کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کے مضامین و کتابیں عام فہم اور معاشرہ کی ضروریات کے عین مطابق ہوتی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب ان کا بہترین شاہکار ہے۔

انسان ابھی شکم مادر میں ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے رزق کا اہتمام کر دیا گیا۔ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ رزق سے مراد صرف کھانے پینے کی اشیاء ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اشیائے خورد و نوش کے ساتھ ساتھ ہر وہ چیز جس کا انسان محتاج ہے، وہ رزق میں شامل ہے۔

ہر انسان کا متعین رزق لکھ دیا گیا ہے مگر اس کے حصول کیلئے اسے با اختیار بنایا گیا ہے اور اسے حلال و حرام ذرائع سے آگاہ کرنے کے بعد حلال ذرائع اپنانے کی نصیحت کی گئی ہے۔ ظاہری طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ حصولِ رزق کیلئے صنعت، زراعت، تجارت یا علوم و فنون کا رگر ثابت ہوتے ہیں۔ یقیناً ایسا ہے مگر ایک مسلمان مذکورہ اسباب کے ساتھ وہ روحانی اسباب بھی اپناتا ہے جن کا قرآن وحدیث میں ذکر ہے۔ مثلاً توبہ و استغفار، تقویٰ، توکل علی اللہ، صلہ رحمی، اعتصام بالکتاب والسنۃ، منہ اندھیرے تلاشِ رزق کیلئے ٹکنا، سچائی، مپ تول میں توازن اور ماٹورہ دعاؤں پر مواضبت، ایسے محاسن ہیں جن سے متصف ہو کر بابرکت رزق کا حصول ممکن ہے۔

ہمارے فاضل مصنف نے قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور اقوال واقعات، سلف صالحین سے حصولِ رزق کے تفسیر اسباب بیان فرمائے ہیں جنہیں ”رزق کی کنجیاں“ سے تعبیر کیا ہے۔ ہر دلیل کو آئمہ دین، مفسرین اور علماء حق کی تشریحات و تنبیہات سے مرصع کیا ہے جو سونا پر سونا ہاگہ کے مترادف ہیں۔ تمام آیات و دعویٰ عبارات کا عام فہم ترجمہ کیا گیا ہے۔ ہر عنوان کے تحت دلائل کو حسن ترتیب سے مزین کیا گیا ہے۔ ضروری مقامات پر آسان فہمی کے لئے لغوی تفسیر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ آخر میں ہم اپنے موصوف (ڈاکٹر فضل الہی صاحب) کیلئے دعا گو ہیں کہ باری تعالیٰ انہیں خدمتِ دین کی مزید توفیق عطا فرمائے اور انہیں دارین کی فوز و فلاح سے ہمکنار فرمائے۔ آمین!



## مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا تابندہ کردار

جناب حافظ محمد سرور بیگ مدظلہ العالی

تحریر

منتقل ہو چکے ہیں کیونکہ اسلام کے ٹھیکے داروں کے ظاہر کو دیکھ کر انہوں نے یہ راہ اختیار کی۔ مذہبی اجارہ داروں کی اجارہ داری سے گھبرا کر مذہب سے بعد اختیار کر رہے ہیں۔ مذہب کی پرفیکٹ بہاروں کی بجائے انہوں نے اپنی عافیت تہذیب حاضر کی ظاہری چکاچوند میں سمجھ لی ہے اور اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو دن رات زبان کے نشتر سے فرقہ واریت کو رواج دے رہے ہیں۔ مذہبی رواداری کے روح افزاء میں شدت پسندی کا زہر گھول رہے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث جبر و اکراہ سے ہمیشہ دور رہی ہے کیونکہ اس کے پیش نظر انبیاء کا طریقہ کار ہے۔ دلائل و براہین کو بروئے کار لا کر اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانا اور دوسرے کے جواب کو صبر و تحمل کے ساتھ سننا اور ہر قسم کی کڑوی کسلی بات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ہمیشہ سے اصول رہا ہے۔

ان لوگوں کو جو چاہتے ہیں کہ پاکستان امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے اس مسئلے کے لئے مل بیٹھ کر قابل قبول حاصل تلاش کرنا ہوگا۔ ایسا طریقہ کار وضع کرنا ہوگا جس کے ذریعے احسن طور پر اس پیارے پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کر دینے والے مسئلے سے نجات ملے۔ مہذب معاشروں میں زبردستی کی بجائے مکالمہ بازی کے ذریعے اپنی بات کو پیش کیا جاتا ہے۔ ہمیں بھی مکالمہ بازی کو رواج دینا چاہیے۔ اگر فرقہ واریت کی اس لہر کے سامنے بند نہ باندھا گیا تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں اغیار ہویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی کے شروع میں یورپ میں مذہب بیزار طبع کی تحریک کی طرح یہاں بھی کوئی لاوا نہ پھوٹ پڑے۔ کیونکہ لوگوں کے ضبط کا بندھن ٹوٹ چکا ہے اور اندر ہی اندر چنگاری سلگ رہی ہے جس کو شعلہ جوالہ بننے دیر نہیں لگے گی۔ اس گھڑی کے آنے سے پہلے ہمیں اس کے بارے میں سوچنا چاہیے اور فرقہ واریت، الزام تراشی، طعن و تشنیع کی فضا کو ختم کرنے کیلئے اقدام کرنے چاہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر چنگیزی کے آنے میں دیر نہیں لگے گی اور عبرت کا کوڑا ہمارے سروں پر برسے گا۔

\*\*\*\*\*

پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم۔ این۔ اے) کی قیادت میں قرآن و سنت کے نظام کے لئے پرامن طریقے سے جہد مسلسل میں مصروف عمل ہے۔ تشدد، تفرقہ بازی، انتہا پسندی اور ایک دوسرے کی تضحیک سے بالاتر ہو کر فرمان الہی کے مطابق کوشاں ہیں۔ آج پورا ملک فرقہ واریت کے زہر قاتل کے اثر بد سے بچ و تاب کھا رہا ہے۔ پیارے پاکستان کا کوئی گوشہ اس سے محفوظ نہیں رہا۔ اسلام تو رواداری اور اتحاد و اتفاق کی دعوت دیتا ہے جبکہ جو کچھ اسلام کے نام پر ہو رہا ہے اس سے اس پر پیگنڈا کو ”کہ اسلام تشدد کا مذہب ہے“ تقویت مل رہی ہے۔ جس طرح کا اسلام کا چہرہ اپنے عمل و کردار سے دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، اس کی وجہ سے مغربی پروپیگنڈا اہر تیز سے تیز تر ہو رہی ہے۔ مفتیان آہن نے مرجع مصالح لگا کر جس طرح کی کیفیت کو رواج دیا ہے نہ جانے یہ کیا گل کھلائے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا؟ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا یہ مانو ہے کہ تمام تر مصائب و شدائد کے باوجود اسی طرح صبر و رضا کے ساتھ کام کرنا چاہیے جو انبیاء اور رسولوں کا طرہ امتیاز ہے۔ جس کا حکم اللہ نے اپنے آخری رسول ﷺ کو دیا ”کہ صبر کرو جس طرح کا صبر میرے اولوالعزم رسولوں نے کیا۔“ (الاحقاف: ۳۵) یہ فرمان الہی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ تمام مذہبی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ بھی صبر کا دامن پکڑے رکھیں۔ شدت پسندی سے اجتناب کریں، پرامن رہ کر اپنے نظریے کا پرچار کریں۔ زبردستی کسی پر اپنی رائے تھوپنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ دین میں جبر کی ممانعت ہے اور اسی میں پیارے پاکستان کی بھلائی بھی ہے۔ فرقہ پرستی اور شدت پسندی کی متعفن فضا سے گھبرا کر جدید علوم سے آراستہ اشخاص دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کے دماغوں پر اسلام کے متعلق عجیب نقش و نگار

اس وقت پاکستان فرقہ واریت کے دھکتے ہوئے انگاروں پر لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ زور زبردستی اور تیر و تفنگ سے اپنی بات منوانے کا چلن بڑھتا جا رہا ہے۔ زبانیں انگارے اگل رہی ہیں۔ پورا ملک بیچانی کیفیت میں مبتلا ہے۔ اپنے اپنے نظریے اور سوچ و فکر کی بالادستی قائم کرنے کے لیے ہر جائز و ناجائز طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ مذہبی گروہ بندی عام ہو چکی ہے۔ رواداری خزاں زدہ پتوں کی طرح انتہا پسندی کی لہرے رحم ہواؤں کے رحم و کرم پر ہے۔ عدم برداشت نے اعلیٰ مذہبی اقدار و روایات کے نیچے ادھیڑ دینے ہیں۔ ایک دوسرے کی ہلکیں اچھالنا فیشن کی صورت اختیار کر چکا ہے، لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ اس ضمن میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا کردار قابل داد اور لائق تحسین ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اپنی مضبوط روایات رکھتی ہے۔ اس وقت پاکستان میں اور پاکستان سے باہر ہزاروں مدارس اور لاکھوں علماء، طلباء، اساتذہ اور شیوخ حضرات پر مشتمل ایک عظیم نیٹ ورک کی حامل جماعت ہے۔ یہ جماعت شدت پسندی سے کوسوں دور پرامن طور پر قرآن و سنت کی دعوت میں مصروف عمل ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ اساتذہ اپنے طلباء کو جہاں قرآن و حدیث اور سنت مطہرہ کا درس سن دیتے ہیں وہاں انہیں اعلیٰ مذہبی اقدار و روایات اور حب الوطنی کا سبق بھی پڑھاتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہر قسم کے تشدد سے پاک امن و امان کی علمبردار ہے اور مذہبی روایات کی پاسداری بھی اسکے نصب العین کا حصہ ہے۔

قارئین کرام! اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت ملک میں جس طرح کی فضا بن چکی ہے اس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کس طرح کردار ادا کر رہی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اپنے قائد محترم سینیئر



توڑ بھی دیتے ہیں جیسا کہ غازی سلطان محمود غزنویؒ نے ان کے سب سے بڑے بت سومات کو توڑا تھا۔ سیاسی دشمنی یہ ہے کہ ہمارے اکابر نے میدان کارزار (پانی پت کے میدان) میں ان کا یہ ملک فتح کیا۔ یہ ہے انگریز اور ہندو کے مسلمانوں سے عناد کا مختصر پس منظر۔ بنابریں اس ملک کی مذہبی اور سیاسی بساط پر مسلمانوں کا مہرہ اردب (جو دو طرف سے پٹ رہا ہو) میں ہے۔

طالب ادھر ہما ہے ادھر ہے سگ حبیب  
اک مشت استخوان ہے، کسے دوں کسے نہ دوں  
مولوی صاحب نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ اسلام کے ازلی دشمن (انگریز) کو یہاں سے نکالے، اسی مقصد کے پیش نظر غیر علاقے (یاغستان) میں مجاہدین اسلام کی جماعت تیار کی جا رہی ہے۔ تحریک مجاہدین کا جال سارے ہندوستان کلکتہ سے لے کر پشاور تک پھیلا ہوا تھا اور انگریز اس سے ہراساں تھا کہ یہ چنگاری سلگتے سلگتے فروغ حاصل کر کے شعلہ جولا نہ بن جائے۔ انگریز جو بساط سیاست کا بڑا ہوشیار شاطر ہے، اس نے اس تحریک کا ایک توڑ یہ پیدا کیا کہ انہیں ”وہابی“ کہنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کو یہ باور کرانا شروع کر دیا کہ یہ پیروں، فقیروں اور اولیاء اللہ کو نہیں مانتے۔ مسلمانوں کی سادہ لوحی ملاحظہ ہو کہ انہوں نے فرنگی کی لگائی ہوئی تہمت کو من و عن نہ صرف قبول کر لیا بلکہ وہ عامۃ الناس کی نظروں میں انگریز سے زیادہ کھٹکنے لگے اور اپنے اس طرز عمل سے علامہ اقبالؒ نے اس فرمان پر مہر تصدیق ثبت کر دی جو انہوں نے ”پنجابی مسلمان“ کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت  
کرے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد  
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا  
ہر کھیل مریدی کا تو برتا ہے بہت جلد  
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے  
یہ شاخ نشین سے اترتا ہے بہت جلد  
اس شاطر انگریز نے مجاہدین کی فعال جماعت کو بدنام کرنے پر مسلمانوں ہی سے ان کے خلاف لوگ پیدا کئے اور بعض غیر مسلموں کو ”مشرک بہ اسلام“ ظاہر کر کے انہیں مسلمانوں کا لیڈر بنایا اور ان کی لیڈری کو اپنے خاص

## آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک

(تیسری قسط)

تحریر: جناب مولانا محمد اشرف جاوید

(جون ۱۹۸۲ء)

حکیم مولانا عبداللہ نصر علیگ اپنی آپ بیتی میں ذکر کرتے ہیں کہ میرا تعلق سوہدرہ سے تھا اور میں جامعہ منانیہ وزیر آباد میں داخل ہوا (جس کو استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی نے قائم کیا تھا) مدرسہ کے طلباء ہر جمعرات کو عشاء کی نماز کے بعد جلسہ کیا کرتے تھے۔ جس میں طلباء تقریر کرنے کی مشق کیا کرتے تھے۔ نماز پڑھنے کے بعد اکثر نمازی چلے جایا کرتے تھے، جو چند ایک رک جاتے وہ بھی بعد ازاں باری باری چلے جاتے۔ صرف ایک شخص مشرقی دیوار سے ٹیک لگائے لوٹی (کبل) اوڑھے منہ لیٹ بیٹھا رہتا اور وقفہ وقفہ سے یہ نغمہ ادا کرتا رہتا۔  
”ایس عشق حقیق اندر بھناں، سب کچھ ہمتوں دیئے، تاں کج لیے، یعنی اس حقیق عشق الہی میں سب کچھ راہ خدا میں قربان کر دینے کے بعد صلہ ملتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

تیری الفت کے کوپے میں ضرر پہلے نفع پیچھے  
بعد ازاں معلوم ہوا کہ ان کا نام مولوی فضل الہی ہے اور ان کا تعلق ”مجاہدین“ سے ہے۔ ہمیں تجسس ہوا معلوم کریں کہ یہ مجاہدین کیا ہوتے ہیں؟ دریافت کرنے پر مولوی فضل الہی صاحب نے بتایا کہ یہ انگریز جو یہاں ہمارے ملک میں حکومت کر رہا ہے۔ یہ اسلام کا دشمن ہے اور اندر خانے اس نے ہندو سے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے۔ ہندو بھی ہمارا دشمن ہے اور ان دونوں کی مسلمانوں سے دشمنی مذہبی اور سیاسی قسم کی ہے۔ انگریز کی مذہبی دشمنی یہ ہے کہ اس کے خیال میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے آکر ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ سیاسی دشمنی یہ ہے کہ انگریز نے ہندوستان کی حکومت جس پر ہم بلا شرکت غیرے قابض تھے ہم سے ہتھیائی یعنی نکر و فریب سے لی ہوئی ہے۔ ہندو کی ہم سے مذہبی دشمنی یہ ہے کہ ہم نہ صرف یہ کہ ان کے بتوں دیوتاؤں کی زبانی مذمت کرتے ہیں بلکہ موقع ملے تو انہیں

### آزادی کا سالار اعظم مولانا فضل الہی وزیر آبادی

جماعت مجاہدین کے ایک بہت بڑے رکن امیر گھرانے کے فرزند جن کے والد ماجد مولوی میرا بخش ریلوے سے غالباً پلٹپھر کے درجے سے سکدوش ہوئے۔ مولوی فضل الہی نے بھی اس محکمے میں ملازمت اختیار کر لی، دل میں ابتداء ہی سے اسلامی خدمات کی تڑپ موجود تھی۔ مجاہدین سے تعلق پیدا کیا۔ ۱۹۰۳ء، ۱۹۰۴ء سرحد پہنچے اور امیر عبدالکریم کے ہاتھ پر بیعت کی، ۱۹۰۶ء میں ملازمت ترک کر دی اور جماعت کے لئے چندہ اور آدمی فراہم کرتے رہے اور تمام ملکی رہنماؤں سے گہرے تعلقات پیدا کر لئے، خاص کر مولانا ابوالکلام آزاد ہیں، جماعت کو جس چیز کی ضرورت ہوتی مولوی موصوف پوری کر دیتے تھے۔

### انگریز سے بغاوت

مولانا فضل الہی کا شمار ملک کے ان چند گنے چنے لوگوں میں ہوتا ہے جن کی پوری زندگی اسلام کی سر بلندی، انگریز دشمنی اور تحریک پاکستان کو کامیاب کروانے میں گزری۔ مولانا کو انگریز سے دلی نفرت تھی۔ سی آئی ڈی کی رپورٹ کے مطابق یہی وہ شخص ہے جس نے چیمپیاں والی مسجد لاہور کے مولوی عبدالرحیم کے اشتراک و تعاون سے لاہور کے جہادی طلبہ کے فرار کا انتظام کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔ اس پارٹی کے ہمراہ ہری پور ہزارہ تک گیا۔ (تحریک شیخ الہند ص ۴۱۹)

پھر خود آزاد قبائل میں مولانا عبدالرحیم سے جا ملا اور قبائل کو آمادہ جہاد کرنے میں مدد دی۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے شب قدر پر حملہ میں حصہ لیا تھا، (شب قدر سرحد کا اب ایک نہایت پر رونق علاقہ، پشاور سے آزاد قبائل کو جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے۔) مولانا کے متعلق انگریز لکھتا ہے کہ مولوی فضل الہی ہر اس شخص میں جہاد کی روح چھوٹک دیتا تھا جو اس سے ملتا تھا۔ (معارف لاہور ص ۱۱)



لیکن ہمیں بعد ازاں معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کے مکان کو بھی پولیس نے گھرے میں لے رکھا ہے اور پولیس مولوی صاحب کو اندر تلاش کر رہی ہے، لیکن مولوی صاحب پولیس کے ہتھے نہیں چڑھے بلکہ پولیس کو تلاش بسیار کے بعد معلوم ہو گیا کہ

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے انہوں نے پولیس کی آنکھوں کو خیرہ کر کے وزیر آباد سے روانہ ہو کر چتر قندویا غسان جا کر دم لیا اور ثابت کر دیا کہ وادی عشق بے دور دراز است ولے لے شود جاوہ صد سالہ پہ آہے گاہے کہ مسجد کے صحن میں جب ہم بیٹھے ہوئے تھے اور میرے ہم جماعت نے کہا کہ میں ذرا باہر جا رہا ہوں، ابھی آتا ہوں تو اس کے جانے کے معا بعد مجھے القا ہوا کہ یہ شخص سی۔آئی۔ڈی کا آدمی ہے اور تیری گرفتاری کے لئے پولیس کو بلانے گیا ہے۔ اس لئے میں مسجد سے اٹھ کر فوراً گھر گیا اور ان سے جو کچھ کہنا تھا کہہ کر

اب تو جاتے ہیں میکے سے میرا پھر ملیں گے گر خدا لایا یہ (سی۔آئی۔ڈی والا) شخص مولوی صاحب کے ساتھ تین چار سال پڑھتا رہا، اسی مقصد کے لئے حکومت نے اس کو مولوی صاحب کے ساتھ منسلک کر رکھا تھا کہ ان سے مجاہدین کے حالات معلوم کرے اور پنجاب میں اس تحریک کے کارکنوں کا کھوج لگائے۔ لیکن دشمن اگر قوی است، نگہبان قوی تراست ”اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمن کے زرنے سے بال بال بچالیا۔“

مولانا صاحب کے چلے جانے کے بعد ہمارے دل کی رونق بھی چلی گئی (اور ہم راقم اور مولوی اصغر علی وہاں سے گوجرانوالہ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلمیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔) واقعاً مولانا وزیر آبادی جس سے ملتے اس میں جہاد کی روح پھونک دیتے۔ مولانا مختلف روپ میں مجاہدین کا کام کرتے تھے۔

### گرفتاری

برطانوی حکومت نے مولانا موصوف کو ۷ نومبر ۱۹۱۵ء کو مجاہدین کیلئے چندہ بھیجنے کے جرم میں گرفتار کر کے

کے بعد ہم نے بعد مغرب کرم آباد (حضرت ظفر الملت مولانا ظفر علی خاں کا گاؤں جو وزیر آباد سے دو میل کے فاصلہ پر ہے) تک دوڑ لگانا شروع کی۔ حضرت مولانا جب کرم آباد ہوتے تو خود بھی نالہ ایک کے پل تک (جو کرم آباد سے میل بھر کے فاصلہ پر ہے) دوڑ لگایا کرتے۔ جب آپ کو ہمارے عزائم کا علم ہوا تو بہت خوش ہوئے، ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور فرمایا کہ بجائے شام کے، اس ورزش کے لئے فجر کا وقت زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور فرمایا کہ جب میں یہاں ہوا کروں تو آپ میرے ہاں سے لسی پی کر واپس جایا کریں۔

خدا خود میرا ساماں بود ارباب توکل را اس دور میں میرے استاد مولانا عمر دین تھے۔ مولانا مرحوم کی اپنی حالت یہ تھی کہ ان کے نیچے کا دھڑ مفلوج تھا۔ وہ چل نہ سکتے تھے لیکن ایسے بے نفس تھے کہ اپنا گزارہ ”ورق کو بی“ کر کے کرتے اور کسی سے ایک جہہ تک کے روادار نہ تھے۔ طلباء کی اعانت کے لئے جو کوئی دے جاتا اس رقم کو طلباء پر ہی خرچ کر دیتے تھے۔ جملہ احباب ان کی اس شان استغناء اور عالی ہمتی سے بہت متاثر تھے اور وہ کسی کے دباؤ میں نہیں آتے تھے۔

مولانا فضل الہی بھی اس دور میں اسی مدرسہ میں زیر تعلیم تھے، مولانا فضل الہی صاحب اپنے دوستا کیوں کے ساتھ اوپر کی کتابیں پڑھتے تھے یعنی وہ اوپر کی جماعت میں تھے اور ہم نے انہیں دیکھا کہ یہ تینوں اور طالب علموں سے تقریباً الگ تھلگ رہتے گویا اپنے ہی خیال میں مگن رہتے تھے۔

### حادثہ

اسی زمانے میں ایک حادثہ رونما ہوا کہ ایک روز یہ تینوں مسجد کے صحن میں بیٹھے تھے کہ ان میں سے ایک نے اپنے ہم جماعت مولوی فضل الہی صاحب کو کہا کہ میں ذرا باہر جا رہا ہوں ابھی آتا ہوں، وہ باہر نکلا ہی تھا کہ مولوی صاحب بھی اس کے پیچھے ہی نکل گئے، کچھ دیر کے بعد ہم نے دیکھا کہ پولیس نے مسجد کو گھرے میں لے رکھا ہے۔ ایک پولیس افسر مسجد کے اندر آیا اور اس نے پوچھا کہ مولوی فضل الہی کہاں ہے؟ کہا گیا کہ وہ باہر چلے گئے ہیں۔ اس افسر نے ان کے تیسرے ساتھی کو گرفتار کر لیا۔

ہتھکنڈوں سے پروان چڑھایا، پھر اندرون ملک اور بیرون ملک (کابل، قندھار اور یاغستان میں) ان سے جاسوسی کا کام لیا۔ جنہوں نے دل کھول کر ”دوبابی“ کہہ کر ان کی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے بعض فرقے انہیں دینی اعتبار سے مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے۔ جس کا اثر اب تک چلا آ رہا ہے۔ غیر علاقے یاغستان میں جا کر انگریز کے ان خانہ ساز لیڈروں نے مجاہدین کے خلاف اس قدر زہریلا پروپیگنڈہ کیا کہ وہ ان کے انگریز سے بھی زیادہ دشمن ہو گئے۔

خود دکھایا ہے میرے گھر کے چراغوں نے مجھے امیر المجاہدین حضرت مولانا فضل الہی صاحب جب قیام پاکستان کے بعد وزیر آباد تشریف لائے تو راقم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے منجملہ دیگر امور کے ان خانہ ساز لیڈروں کی کارستانیوں پر بڑے دردناک پیرایہ میں تفصیلی روشنی ڈالی اور بعض مشہور لیڈروں کا ذکر کیا جنہیں انگریزوں نے بطور خاص تیار کر کے اس زہر کو پھیلانے کے لئے اندرون ملک کے ماسوا کابل اور یاغستان بھیجا تھا۔

کلیجہ تمام لو گے جب سنو گے داستان میری حضرت مولانا نے ان میں سے بعض خانہ ساز مذہبی رہنماؤں کے نام بھی بتائے تھے اور ان کے متعلق دستاویزی ثبوت بھی دکھائے۔ میں ان کے نام لکھنے سے اس لئے محتر زرتہا ہوں کہ

اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں مولانا فضل الہی صاحب (جو تاحال امیر المجاہدین کے منصب پر فائز نہیں ہوئے تھے) کی آواز کان میں پڑی تو گویا انہوں نے ہمیں سوتے سے جگادیا۔

نئی اک لکن سب کے دل میں لگا دی بس اک آن میں سوتی بستی جگا دی ہم نے تہیہ کر لیا کہ وَأَعِزُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (انفال: ۶۰) اپنے طور پر فرنگی سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیاری کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہم نے مذکورہ پروگرام میں ورزش کو بھی شامل کر لیا۔ جس کے نتیجے میں مدرسہ کی چھت پر صبح و شام۔ ڈنٹر پلینے، بیٹھک لگانے، مالش کرنے کی گردان ہونے لگی اور ضرب بضرپ کی گردان اپنی عملی صورت میں جلوہ نما ہونے لگی۔ کچھ دنوں





# اسن کی پکار

حکمران مقامی ہیں لیکن درپردہ حکومت کی باگ ڈور امریکہ کے قبضہ میں ہے۔ یہود و نصاریٰ کا اصل ہدف سعودی عرب ہے لیکن وہ اس پر حملہ کرنے سے قبل عراق اور مصر کے بعد پاکستان کو خانہ جنگی میں دھکیلنا چاہتا ہے تاکہ وہ اس سے عملی تعاون نہ کر سکے۔ اگر کرے تو اسے مقامی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے۔ 10 محرم کو سانحہ راولپنڈی بھی صہیونی سازش کا نتیجہ ہے۔

راجہ بازار راولپنڈی کی مسجد میں خطبہ جمعہ ہو رہا تھا۔ اس دوران ماتمی جلوس گزرا تو چند افراد نے مسجد میں گھس کر فائرنگ شروع کر دی۔ متعدد نمازی ہلاک ہوئے۔ 100 سے زائد دوکانوں کو آگ لگا دی گئی، جس طرح مدرسہ کے طلباء کو بے دردی سے ذبح کیا گیا، میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ ظالم پاکستانی نہ تھے بلکہ غیر ملکی درندے تھے۔

غور و فکر کا مقام ہے کہ اگر کہیں سیاسی اجلاس ہو یا محفل نعت، پولیس مشکوک افراد پر کڑی نگاہ رکھتی ہے۔ اگر کسی کے پاس تیز دھار آلہ ہو تو پولیس نقص امن کے تحت گرفتار کر لیتی ہے۔ ملک میں امن و امان قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت نے راولپنڈی کے جلوس میں شرکاء کو غیر مسلح کیوں نہ کیا، اگر دہشت گردوں نے پولیس سے اسلحہ چھین لیا تو انہوں نے بزدلی کا مظاہرہ کیوں کیا؟ ضلعی انتظامیہ کا فرض تھا کہ وہ مسجد اور جلوس کی انتظامیہ سے مل کر جلوس گزرنے کا وقت مقرر کر لیتے، ایسا کیوں نہ کیا گیا؟ مسجد کی حفاظت کے لئے پولیس مقرر تھی اور جلوس کے ساتھ بھی پولیس تھی، انہوں نے پاک فوج کی طرح دہشت گردوں کو کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچایا؟ سانحہ راولپنڈی وطن عزیز کو خانہ جنگی کی پلیٹ میں دینے کی سازش تھی۔ ایک اور پہلو پر غور کریں کہ اہل سنت نے سانحہ میں ملوث مجرموں کو گرفتار کرنے کے لئے ۲۲ نومبر کو احتجاج کی کال دی۔ امریکہ نے ۲۱ نومبر کو خیر پختونخواہ

بھارت اور اہل مغرب پاکستان کی ایک جہتی و سلامتی پارہ پارہ کرنے کی تیگ و دو میں ہیں۔ اللہ کی نصرت سے پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو سامراجی قوتیں پاکستان کو ناکام بنانے کے لیے سرگرم عمل ہو گئیں۔ تاکہ ایٹمی پلان کے غیر محفوظ ہاتھوں میں ہونے کا اوپلا چا کر حملے کا جواز پیدا کیا جائے۔ مثلاً بھارت اسرائیل اور امریکہ کے ایٹم پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں خود کش دھماکے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ امریکہ کی طرف سے ڈرون حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہلاک شدگان کے ورثاء مقامی باشندے مشتعل ہو جاتے ہیں۔ وہ اصل دشمن کو پہچاننے کی بجائے حکومتی اہل کاروں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ پاک فوج کو امن قائم کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کرنا پڑ رہا ہے۔ برطانیہ نے برصغیر میں لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کے تحت مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کو آپس میں الجھائے رکھا۔ انہوں نے ایک صدی تک حکومت قائم رکھی، آج بھی سامراجی قوتیں پاکستان میں مذہبی، لسانی و نسلی تحریکوں کو پروان چڑھا رہی ہیں۔ جن پر بغاوت کے مقدمات درج ہوئے ہیں ان کو اپنے ملک میں سیاسی پناہ دے رہے ہیں۔

امریکہ نے صدام کو آلہ کار بنا کر شیعہ سنی فساد کی آگ بھڑکائی جس نے اہل تشیع کی آزادی غصب کر لی۔ یہی وجہ ہے کہ جب امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو عراق و ایران کے شیعہ صاحبان نے صدام کی مخالفت کی بنا پر امریکہ سے تعاون کیا۔ شام میں بشار الاسد کے مظالم کے خلاف اہل سنت نے تحریک شروع کی تو سعودیہ اور دیگر عرب ریاستوں نے اہل سنت کی اخلاقی و انسانی ہمدردی کے تحت مدد کی۔ ابھی تک شام کا مسئلہ زیر التوا ہے۔

امریکہ مسلم دنیا میں کہیں اہل سنت اور کہیں اہل تشیع کو ساتھ ملا کر ریاستی نظام درہم برہم کر رہا ہے۔ وہاں زمین دوز ہوائی اڈے تعمیر کر رہا ہے۔ اگرچہ ظاہری

کے علاقہ ہنگو میں علی الصبح مدرسہ مفتاح القرآن کو نشانہ بنا ڈالا۔ اس ڈرون حملہ میں ۶ افراد جاں بحق اور ۸ زخمی ہوئے۔ امریکہ نے جلتی پرتیل ڈال کر مظاہرین کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اس بنا پر میرا نقطہ نظر ہے کہ سانحہ راولپنڈی میں غیر ملکی ایجنسی کے دہشت گرد تھے جن کا مقصد خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کر کے ثابت کرنا تھا کہ پاکستان ایک ناکام ریاست ہے اور اس کے ایٹمی ہتھیار غیر محفوظ ہیں۔

پاکستان میں دہشت گردی کا پہلا واقعہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو لاہور میں پیش آیا جس میں خطیب ملت علامہ احسان الہی ظہیر سمیت متعدد علماء شہید ہوئے۔ رجب صدی گزر گئی لیکن مجرموں کو گرفتار کر کے سزا نہ دی جاسکی۔ بعد ازاں شیعہ سنی تحریکوں کے تصادم کے دوران نامور قائدین دہشت گردی کا نشانہ بنے۔ مساجد اور امام بارگاہوں میں دھماکوں کے دوران بے گناہ شہری ہلاک ہوئے لیکن ان کے مجرموں کو بھی کوئی سزا نہیں دی گئی۔

سانحہ راولپنڈی کے مجرموں کی گرفتاری کے لئے احتجاج کرنا شہریوں کا جمہوری حق ہے۔ لیکن احتجاج کی آڑ میں قومی دسکار کی املاک کو نقصان پہنچانا غیر ارادی طور پر صہیونی منصوبہ بندی کو تقویت دینے کے مترادف ہے۔

جمہوری نظام حکومت میں مذہبی آزادی ہر شہری کا بنیادی حق ہوتا ہے وہ جو چاہے مذہب اختیار کرے۔ اپنے بزرگوں کی یاد میں مذہبی رسومات ادا کرے لیکن دوسروں پر زبردستی نظریات ٹھونسا بصورت دیگر ان کی جان کے درپے ہو جانا اور دوسروں کے اسلاف کو برا بھلا کہنا آزادی نہیں بلکہ حق تلفی ہے۔ جگہ گشتے بتول حضرت امام حسن و حسین سے محبت ایمان کا جزو ہے۔ جن کے بارے میں مفسر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ حسن و حسین جنت کے پھول ہیں۔

شہریوں کے حقوق و فرائض کا تعین کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ حکومت نے فوری طور پر سانحہ راولپنڈی کی تحقیق کے لئے ہائی کورٹ کے جج کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی جو نہایت سرعت سے مطلوبہ افراد کے بیانات قلمبند کر رہی ہے۔ نتائج آنے تک صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا حسینی شیوہ ہے جس پر عمل پیرا ہونا اہل سنت کا مذہبی فریضہ ہے۔



## منزل کی تمنا ہے تو کرجہد مسلسل..... خیرات میں جبہ و دستار نہیں ملے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی وفد کا دورہ جڑانوالہ

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان جناب مولانا محمد نعیم بٹ، امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد اور ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس پر مشتمل مرکزی وفد تنظیمی دورہ پر جڑانوالہ پہنچا۔ جہاں اہل حدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں نے قائدین کا والہانہ استقبال کیا۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام جناب ڈاکٹر طارق عباس چودھری ضلعی ناظم کی زیر سرپرستی، مولانا احمد وقاص ظہیر کی زیر نگرانی، مولانا محمد اشرف جاوید قائم مقام امیر تحصیل جڑانوالہ کی صدارت اور محترم سکندر حیات ذکی ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جڑانوالہ کی نظامت میں ورکرز کنونشن کا انعقاد کیا گیا جس کی ابتداء قاری محمد صفدر اور حافظ نجیب الرحمن کی تلاوت سے ہوئی۔ نعت رسول مقبول، یاسر سعید اور ناظم مولانا عبدالرحمن امین نے پیش کی۔ ورکرز کنونشن سے وفد کے قائد حضرت مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل حدیث رسول اللہ ﷺ کے قافلہ کے سپاہی ہیں۔ اہل حدیث کا کردار اتنا اجلا ہو کہ لوگ اسے دیکھ کر پہچان جائیں کہ یہ اہل حدیث ہے۔ نوجوان ہماری جماعت کا سرمایہ ہیں، بزرگ ان کا سایہ ہیں اگر نوجوان سرمایہ پر بزرگوں کا سایہ نہ ہو تو سرمایہ چوری ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ نوجوان اپنے والدین اور جماعتی بزرگوں کا احترام و خدمت یقینی بنائیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا پرچار جو درحقیقت قرآن و سنت ہی کی دعوت ہے اس کو اپنا نصب العین بنایا جائے۔

صوبہ پنجاب کے امیر جناب پروفیسر عبدالستار حامد نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیشہ جماعت سے منسلک رہنا چاہیے اور اطاعت امیر میں رہتے ہوئے اپنی تنظیمی خدمات انجام دینی چاہئیں۔ جماعتی کارکنوں کے ساتھ اپنا رابطہ بہتر بنایا جائے اور ان کی رائے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ کارکن جماعتوں میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیغام ٹی وی کی اجراء جماعت کی قیادت کا بہت بڑا انقلابی کارنامہ ہے، پیغام ٹی وی کی شریات کو اپنے علاقوں میں یقینی بنایا جائے۔ یہ دین حنیف کی تبلیغ کا بہت بڑا انیٹ ورک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نعت روزہ اہل حدیث ہر اہل حدیث گھر کی زینت ہونا چاہیے اس سے جماعتی پالیسیوں اور خبروں سے آگاہی ہوتی ہے اور علمی مضامین پڑھنے کو ملے ہیں۔

ورکرز کنونشن سے مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب

کے ناظم میاں محمود عباس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا دوسرا نام مسلک اہل حدیث ہے جس کی بنیاد آج سے چودہ سو سال قبل محمد عربی نے رکھی۔ قرآن و سنت کی سر بلندی کی جدوجہد کرتے ہوئے مسلک اہل حدیث کی تاریخ قربانیوں اور شہادتوں سے بھرپور ہے۔ اللہ رب العزت نے ہمیشہ کی طرح اب بھی جماعت کو بہادر اور دیانتدار قیادت عطا کی ہے۔ امیر محترم پروفیسر سینئر علامہ ساجد میر اور ناظم اعلیٰ حافظ ڈاکٹر عبدالکریم کی قیادت میں جماعت دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع فیصل آباد کے امیر اور امیر محترم پروفیسر ساجد میر کے معاون خصوصی مولانا عبدالرشید مجازی نے قائدین مرکز کو ضلع فیصل آباد پر خوش آمدید کہا اور جماعتی رابطوں کے اس منظم سلسلہ کو شروع کرنے پر مولانا محمد نعیم بٹ کو مبارکباد دی۔

جناب ڈاکٹر طارق عباس چودھری ناظم ضلع فیصل آباد نے اپنے خطاب میں کہا کہ تنظیمی کام سے جماعتیں مضبوط مربوط ہوتی ہیں، جماعتی زندگی گزارنے سے عزت و وقار میں اضافہ اور رحمت خداوندی کا نزول ہوتا ہے۔ ہم آج کے اس کنونشن میں قائد اہل حدیث علامہ مینٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی پاکستان میں فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے امن فارمولے کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور وطن عزیز کی سلامتی کیلئے مذہبی جلوں کو چار دیواری تک محدود

کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

مولانا احمد وقاص ظہیر نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلاف کی امانت ہے۔ جماعت سے منسلک رہ کر تمام امور سرانجام دینے کا سبق ہمیں اسلاف سے ملتا ہے۔ ملک سکندر حیات ذکی نقیب محفل نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کے اہل حدیث کی نمائندہ جماعت ہے۔

کنونشن سے قاری محمد ارشد امیر تحصیل فیصل آباد، مولانا اکرام اللہ طور امیر تحصیل چک جھمرہ، عبدالرؤف ربانی جزل سیکرٹری A.Y.F تحصیل فیصل آباد نے بھی خطاب کیا۔ کنونشن میں محمد سعید انصاری ناظم تحصیل فیصل آباد، افتخار احمد فراز صدر A.Y.F ضلع فیصل آباد، ملک عبدالحفیظ ناظم شٹی جڑانوالہ کی طرف سے مختلف قراردادیں پیش کی گئیں۔ جن میں مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔ مہنگائی اور فحاشی و عریانی کو ختم کیا جائے۔ ڈرون حملوں کو بند کروایا جائے۔ علاوہ ازیں کنونشن میں عبدالقادر ملا کو بنگلہ دیش میں پھانسی کی شدید مذمت کی گئی۔

اس ورکرز کنونشن کے شرکاء اور قائدین کے اعزاز میں عابد الرحمن ناظم مالیات تحصیل جڑانوالہ، میاں ثناء اللہ، حافظ ابوبکر پنوی، رائے نسیم محمد جاوید، عثمان بن ملک شہیر مرحوم، حافظ عمران امین، ملک محمد عثمان، ابوبکر السدیس، محمد شفیق، جاوید یزدانی، نیامت کھوکھر، محمد سرور نے ٹھہرانے کا اہتمام کیا گیا۔ کنونشن میں حافظ عارف شاہ کی قیادت میں تحصیل فیصل آباد کا ایک بڑا قافلہ شریک ہوا۔ اجلاس میں A.Y.F کے ذمہ داران نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔

### اپیل

ہم نے تقریباً کم و بیش دو سال کی مدت سے یونان میں جامع مسجد حسن بن علیؑ کے نام سے مسجد و مرکز قائم کیا ہے، اس میں الحمد للہ باقاعدہ پانچ وقت باجماعت نماز، جمعۃ المبارک اور ایک ہفتہ وار پروگرام جاری و ساری ہے۔ اس کے ساتھ حلقہ وار پروگرام بھی رکھتے ہیں لیکن یونان کے حالات معاشی اور تحفظاتی طور پر ابھی بہت زیادہ دگرگوں ہیں اور سلفی احباب کی تعداد بہت کم ہے۔ موجود احباب میں سے بھی اکثر ذمہ دار اور متحرک ساتھی بے روزگار ہیں۔ جس کی وجہ سے مسجد و مرکز کا مابانہ سیٹ اپ چلانا مشکل ہے۔ ہمارے مرکز و مسجد کے احاطے کا 5500 یورو مابانہ کرایہ، 450 یورو مابانہ خطیب کی مابانہ تنخواہ، 200 یورو مابانہ پانی و بجلی بل ہے اور اس کے علاوہ 100 یورو تک دیگر لوازمات ہیں۔

یہ تقریباً 12-13 سو یورو مابانہ اخراجات ہیں جو کہ موجودہ حالات میں ایک خطرہ رقم ہے۔ الحمد للہ اب تک انتہائی تگ و دو سے بھائیوں نے اس سیٹ اپ کو چلانے کے لیے کوششیں اور کادشیں کیں لیکن مستقبل میں حالت کچھ گراں نظر آتی ہے کیونکہ اچھے متحرک اور ذمہ دار ساتھی یونان کو خیر باد کہہ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس احاطے کا تخمینہ تقریباً 1,25,000 یورو ہے جو کہ ایک خطرہ رقم ہے۔ ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ ان دونوں آپشن میں سے کسی ایک میں ہماری مدد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں تاکہ توحید کا مرکز باقیامت یونان کی سرزمین پر قائم و دائم رہے جو کہ ایک غیر مسلم ملک ہے اور جہاں لوگ دین اسلام کو بہت اہانت والی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اللہ آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں سے نوازے۔ آمین!

منجانب: مرکزی جمعیت اہل حدیث یونان



## انتقال پر ملال

## مولانا مشتاق علی چھینہ صاحب کو صدمہ

مولانا مشتاق علی چھینہ ناظم تبلیغ تحصیل صفدر آباد کی والدہ محترمہ مورخہ 23 نومبر بروز ہفتہ قضاء الہی سے وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ تحصیل امیر نے پڑھائی۔ تحصیل بھر کے علماء کرام کے علاوہ مولانا عبدالستار انجم ناظم تحصیل شیخوپورہ، حافظ محمد عمران تبسم صدر A.Y.F، پنجاب، قاری شاہد اقبال، عبدالغفار سلفی سانگلہ، قاری قدرت اللہ بلوچ سانگلہ مل نے شرکت فرمائی۔ علاقہ بھر کے سیاسی و مذہبی رہنما بھی نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ خصوصی طور پر ناظم تحصیل صفدر آباد حافظ عبدالرزاق بمعہ اہل حدیث پتھو فوس شی صفدر آبادس لے کر شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو ہر جمل عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا موصوف کا نمبر 0344-3680161

منجانب: مولانا محمد الیاس کبیر صدر A.Y.F تحصیل صفدر آباد ● 12 دسمبر کو قاری خورشید عالم کے والد محترم وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ ان کے گاؤں گڑھی گوندل ضلع سیالکوٹ میں ادا کی گئی۔ مرحوم انتہائی نیک اور صالح انسان تھے۔ ان کی نماز جنازہ میں سیاسی، سماجی شخصیات اور علماء حضرات نے شرکت کی۔ قارئین مرحومہ کے لئے دعا مغفرت فرمائیں۔

منجانب: قاری لیاقت علی باجوہ، قاری محمد الیاس، حافظ مزل الدین

## نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ ”اہل حدیث“

ہفت روزہ ”اہل حدیث“ لاہور میں اشتہار لگوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

## نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

☆ آخری ٹائٹل (نوکلر) -/5,000 روپے

☆ اندرون ٹائٹل (نوکلر) -/4,000 روپے

☆ فل صفحہ نیوز (سنگل کلر) -/2500 روپے

☆ نصف صفحہ نیوز -/1200 روپے

☆ عام چھوٹے اشتہارات -/500 روپے

نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر امندرجہ ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد سلیمین طہ میمنجی ہفت روزہ ”اہل حدیث“ 106 راوی روڈ

لاہور 042-37720257, 0300-4478611

اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قوت مدافعت کے کمزور ہونے سے ایسا ہوا ہے۔ بعض لوگوں میں مستقل روگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور آج کل ماحولیاتی آلودگی کے سبب بھی نزلہ زکام رہنے لگا ہے۔ نزلہ زکام سے بچاؤ کے لئے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ موسم بدلنے کے ایام میں خصوصی طور پر احتیاط کرنا چاہیے، ٹھنڈے پانی سے پرہیز کیا جائے۔ کٹھی اور مرطوب نقل اشیاء سے بچا جائے۔ موسم سرما کے آغاز پر گرم لباس، گرم بستر اور نیم گرم پانی کا استعمال کیا جائے۔ موسم سرما میں مفلر، ٹوپی وغیرہ سے سر ڈھانپنا ضروری ہے۔

طب مشرقی کے اصول علاج کے مطابق نزلہ زکام کو روکنے کی بجائے نکلنے دیا جانا چاہیے تاکہ اس کے مادے جمع نہ ہوں کیونکہ اس طرح اور دیگر پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نزلہ زکام کی رطوبت اور فضلات کا اخراج ہی صحیح طریق ہے اور دوائی تدبیر کے طور پر ذیل کا نسخہ مفید ہے:

پوسٹ خشخاش بنفشہ دارچینی  
چھ گرام پانچ گرام ایک گرام  
ایک کپ میں جوش دے کر، چھان کر قدرے چینی ملا کر صبح و شام نوش جاں کریں۔  
بعض لوگوں میں یہ گڑ کر دوائی زکام کی شکل اختیار کر لیتا ہے یا ماحولیاتی اور فضائی آلودگی کے سبب ناک کے اندرون غشائے مخاطی (جھلی) متورم ہو کر اکثر پانی کی طرح بہتا ہے اور چھینکیں آتی ہیں یا کسی سبب الرجی کے باعث ایسا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ذیل کی تدبیر کریں:

برگ بنفشہ ختم میتھی دارچینی  
چھ گرام چھ گرام تین گرام  
آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر، چھان کر رات سونے سے قبل دس یوم تک پی لیں۔ استاد محترم شہید پاکستان حافظ حکیم محمد سعید اس نسخے کو استعمال کراتے رہے جس کے اکثر مفید نتائج سامنے آئے اور میرے بھی معمولات مطب میں شامل ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی  
مطب ہمدرد سکیم موڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

042-35419788

## طب و صحت

## نزلہ و زکام

## جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

ایسے امراض جو بار بار ہوتے ہیں جن میں عوام و خواص یکساں طور پر مبتلا ہوتے ہیں ان میں نزلہ و زکام سرفہرست ہے۔ ان امراض کے لئے کسی خاص موسم یا عمر کی تخصیص نہیں ہو کر تھی۔ نزلہ و زکام میں غشائے مخاطی یا لعاب دار جھلی متورم ہو جاتی ہے جس سے رقیق رطوبت بننے لگتی ہے۔ اگر ناک کے اندر کے غشائے مخاطی میں سوزش ہو جائے، اس سے رطوبت اور سیال فضلات بننے لگیں تو زکام کہلاتا ہے۔ اگر غشائے مخاطی کی سوزش کا اثر گلے اور سینے کے اندر کی طرف ہو اور یہ رقیق مادہ گلے اور سینے کی طرف گرنے لگے تو نزلہ کہلاتا ہے۔

نزلہ و زکام عموماً موسم سرما، موسم خزاں یا یوں کہہ لیں کہ تبدیلی موسم کے زمانے میں شدت سے ہوا کرتا ہے تاہم یہ ایک متعدی مرض ہے، اگرچہ گاہے وہ بانی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اگر کیفیت شدت اختیار کر جائے تو انفلونزا بن جاتا ہے۔ موسم خزاں میں ہونے والا نزلہ زکام بالعموم سردی کی شدت، سرد ہوا لگنے، ٹھنڈے پانی میں بھیگنے، گردوغبار، کسی گرم جگہ سے یکدم ٹھنڈی جگہ پر جانے، برف، لسی، دہی، مرطوب اور ثقیل اشیاء کے استعمال سے ہو جاتا ہے۔ موسم کی تبدیلی کے ایام میں بد پرہیزی اور لاپرواہی سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ جن میں قوت مدافعت کمزور ہو وہ جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں نظام ہضم کی خرابی، صفرا کی زیادتی، ترش اشیاء، سنگترے اور مالنے کا استعمال بھی اس مرض کا سبب بن جاتے ہیں۔

نزلہ زکام شروع ہونے پر چھینکیں آکر پتلی رقیق رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں سستی اور اعضا بدن میں کسکندگی، پستان میں جکڑن، کنپٹیوں پر وزن اور بوجھ جبکہ ناک بند معلوم ہوتی ہے۔

گاہے ناک کے نھتوں کے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں اگر گرمی کے سبب شکایت ہو تو رطوبت رقیق اور نمکین ہوگی اور اگر سردی کے باعث ہو تو رطوب غلیظ ہوگی۔ تبدیلی موسم پر سردی یا ٹھنڈی ہوا لگنے سے ہو تو



# اخبار الجماعۃ

سکولوں کے طلبہ میں پہلا سالانہ تقریری مقابلہ

موضوع: سیرۃ امام الانبیا ﷺ

بمقام: ریسٹ ہاؤس، اٹھم مقام ضلع نیلم

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع نیلم آزاد کشمیر کے زیر اہتمام، ضلع نیلم کے نجی اور سرکاری سکولوں کے مابین، سیرۃ امام الانبیا ﷺ کے پاکیزہ موضوع پر پہلا سالانہ تقریری مقابلہ 2 نومبر 2013ء بروز ہفتہ، ریسٹ ہاؤس اٹھم مقام ضلع نیلم آزاد جموں و کشمیر میں منعقد ہوا۔ جس میں مختلف تعلیمی اداروں نے پروگرام میں شرکت کی اور ان کے اساتذہ کرام بھی ہمراہ تھے۔

مہمان خصوصی مولانا شہاب الدین مدنی امیر آزاد کشمیر تھے اور صدر مجلس قاری قمر الدین عثمانی تھے۔ جبکہ مختلف علماء کرام نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ مجلس کے انتظامی امور کا سربراہ امجد ابو بکر احمد کے سر پر ہے جبکہ قاری مقبول الرحمن صدیقی نے نقابت کے فرائض انجام دیئے اور قاری شہیر احمد نے رزلٹ پیش کیا۔ پوزیشن ہولڈرز میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں صدر مجلس نے جج حضرات کی خدمت میں یادگاری شیلڈز اور کتب پیش کیں۔

ظہیر احمد سلفی شعبہ نشر و اشاعت ضلع نیلم

ہدی للناس پروگرامز بسلسلہ شان صحابہؓ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل وزیر آباد کی طرف سے ماہ محرم الحرام میں تمام حلقہ جات میں ایک ایک پروگرام (ہدی للناس پروگرام بسلسلہ شان صحابہؓ وعظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم) زیر سرپرستی پروفیسر حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ تعالیٰ منعقد کئے گئے۔ تمام پروگرام الحمد للہ کامیابی سے ہمکنار ہوئے اور تمام مقامی علماء کرام نے ان پروگراموں کو کامیاب کروانے کے لئے اپنا اپنا کردار بخوبی انجام دیا۔

رپورٹ: حافظ خلیل احمد بٹ ناظم تبلیغ تحصیل وزیر آباد

اظہار تعزیت

گزشتہ دنوں مولانا مشتاق احمد چھینہ ناظم تبلیغ تحصیل صفدر آباد (شیخوپورہ) کی والدہ محترمہ پیرانہ سالی میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم و صلوة کی پابند تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور مولانا صاحب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

منجانب: محمد الیاس کبوترہ صدر A.Y.F تحصیل صفدر آباد

ضرورت رشتہ

لاڑکی عمر 25 سال، تعلیم ایف۔ اے، رنگ گندی کے لیے نمازی اہل حدیث لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: خیاہ الدین 0332-7714877, 0335-4382757

ضلعی/شہری ناظمین نشر و اشاعت کیلئے پیغام

29 دسمبر 2013ء بروز اتوار صبح ساڑھے دس بجے ضلعی و شہری ناظمین نشر و اشاعت کا اجلاس ”سناہل ایجوکیشنل کمپلیکس“ (دادھیانہ) تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں طلبہ کر لیا گیا ہے۔ اجلاس کی صدارت امیر پنجاب مولانا حافظ عبدالستار حامد صاحب فرمائیں گے۔ جبکہ اجلاس کی نگرانی ناظم پنجاب الحاج میاں محمود عباس اور میزبانی فضیلۃ الشیخ حافظ ظفر اللہ خاں فرمائیں گے۔ اس سلسلے میں آپ سے درخواست ہے کہ حسب پروگرام اجلاس میں شرکت فرما کر اپنی قیمتی آراء سے نوازیں۔

**ایجنڈا:** تلاوت قرآن کریم، باہمی تعارفی نشست، افتتاحی کلمات اور شعبہ نشر و اشاعت کی گزشتہ کارکردگی کا جائزہ، ناظم پنجاب الحاج میاں محمود عباس کا خطاب، صدارتی خطاب امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، تربیتی لیکچر (مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ پاکستان)، آئندہ کے لئے اہداف کا تعین اور ان اہداف کے حصول کے لئے قابل عمل لائحہ عمل، دیگر امور بااجازت صدر اجلاس۔

**نوٹ:** دعوت نامہ نہ ملنے کی صورت میں اسی اطلاع کو دعوت نامہ تصور کر کے اجلاس میں اپنی شرکت یقینی بنائیں۔ شکریہ! اخو کم فی اللہ، محمد ابراہیم ناظم نشر و اشاعت پنجاب

0333-8162580

ماہنامہ الاحسان کسوال کی افتتاحی تقریب

مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس کسوال کے زیر انتظام ماہنامہ اخبار الاحسان کی افتتاحی تقریب 13 دسمبر بروز جمعۃ المبارک بوقت شام 3 بجے جامع مسجد ابوبکر اہل حدیث مدینہ کالونی کسوال میں ہوئی جس میں صحافت سے وابستہ شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی الحاج شمعون صدیقی تھے جنہوں نے اپنے دست مبارک سے اس اخبار کا افتتاح کیا۔ امیر ضلع ساہیوال فضیلۃ الشیخ حافظ ظفر اللہ صاحب نے خصوصی طور پر اس پروگرام میں شرکت کی۔ جنہوں نے اپنے خطاب میں جماعت اہل حدیث کسوال کے اس اقدام کی تعریف کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ یہ پروگرام مولانا حکیم منیر احمد صاحب کی دُعا سے اختتام پذیر ہوا۔ رپورٹ: حافظ عزیز الرحمان سلفی خادم مرکز اہل حدیث کسوال

ضلعی/شہری امراء و ناظمین کے نام

آپ کو بصد مسرت مطلع کر رہے ہیں کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کے شعبہ جات کو متحرک و فعال رکھنے کے لئے تمام شعبوں کے اجلاس وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ شعبہ نشر و اشاعت کسی بھی جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی اور بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ہم نے شروع دن سے اس شعبہ کو فعال رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب بھر کے تمام ضلعی و شہری ناظمین نشر و اشاعت کا تیسرا اجلاس 29 دسمبر 2013ء بروز اتوار صبح ساڑھے دس بجے سناہل ایجوکیشنل کمپلیکس (دادھیانہ) تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں امیر پنجاب حضرت حافظ عبدالستار حامد کی زیر صدارت منعقد ہو رہا ہے۔ اجلاس کی میزبانی فضیلۃ الشیخ حضرت حافظ ظفر اللہ خاں (مدیر سناہل ایجوکیشنل کمپلیکس) فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ اس اجلاس میں شعبہ نشر و اشاعت کو مزید فعال اور متحرک کرنے کیلئے ممتاز ماہرین کے لیکچرز اور باہمی مشاورت سے لائحہ عمل طے کیا جانا مقصود ہے تاکہ مقامی ضلعی سطح سے لے کر صوبائی سطح تک جماعت کو منظم کیا جاسکے اور جماعتی خدمات و قائدین کی سرگرمیوں سے اہلحدیث و رکرز اور عوام کو آگاہ رکھا جاسکے۔ اس لئے ہم آپ سے ملتیں ہیں کہ اپنے ضلع/شہر کے ناظم نشر و اشاعت کی اجلاس میں شرکت یقینی بنانے کے لئے انہیں حکم جاری فرمائیں۔ نیز اپنی ضلعی/شہری تنظیمی سرگرمیوں کی میڈیا رپورٹس بھی دفتر کو ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

والسلام مع الا احترام میاں محمود عباس

(ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب)

0300-4473973

حافظ عبدالحمید عامر کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت

مورخہ 2 نومبر بروز ہفتہ اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام مرکز ابن قاسم ملتان میں آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پنجاب کے تمام اضلاع سے علماء اور یوتھ فورس کے نوجوانوں نے جوق در جوق شرکت کی۔ یہ کانفرنس انتظامات اور تقاریر کے لحاظ سے انتہائی کامیاب رہی۔ پروگرام کیلئے مختص کیا گیا وسیع گراؤنڈ کھچا کھچا بھرا ہوا تھا۔ اس کانفرنس میں حافظ عبدالحمید عامر نائب امیر مرکز نے شرکت کی اور مختصر خطاب بھی کیا۔



### دعاے صحت

ان دنوں معروف عالم دین حضرت مولانا سید الطاف الرحمن شاہ خطیب جامع مسجد اہل حدیث محلہ قاسم پورہ ریلوے روڈ گجرات دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں وہ چند روز ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر واپس آ چکے ہیں اور رو بصحت ہیں۔ رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر اور حافظ عبدالغفور جہلمی فاضل مدینہ یونیورسٹی نے ان کی عیادت کی۔ قارئین سے ان کی صحت کا ملہ دعا جملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

### 31 ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس

مورخہ 9 نومبر بروز جمعہ المبارک بعد نماز عشاء محلہ قاسم پورہ میں عظیم الشان 31 ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا سید الطاف الرحمن شاہ فاضل مدینہ یونیورسٹی نے کی۔ شاعر اسلام قاری فداء الرحمن طیب نے حمد و نعت پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد یوسف پوری، قاری خالد مجاہد، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، مولانا قطب شاہ، ڈاکٹر طارق سلیم، قاری ضیاء الرحمن اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔ جامع مسجد محمدی اہل حدیث محلہ قاسم پورہ میں یکم نومبر کا خطبہ جمعہ شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل نے ارشاد فرمایا۔

### عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 9 نومبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث چتر پڑی میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت رئیس جامعہ علوم اُثریہ جہلم حافظ عبد الحمید عامر نائب امیر مرکزیہ منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جلسہ سے مولانا حافظ عبد العظیم یزدانی اور مولانا احتشام الحق بھوپال نے خطاب کیا۔

### شان مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

مورخہ 24 دسمبر بروز منگل بعد نماز مغرب تارات گئے بمقام جامع مسجد مقدس الجمادیہ محلہ قدانی پارک مرید کے، خطابات: حضرت مولانا نبی امین عابد، حضرت مولانا محمد ناصر مدنی۔

الذاع الی الخیر: (مولانا) حکیم سید محمد عبداللہ گیلانی خطیب مسجد ہذا

### ضرورت رشتہ

مجھے اپنے شوہر قوم آرائیں سلفی ذہن عمر 45 سال تعلیم یافتہ صحت مند کی دوسری شادی کے لئے ترجیحا حافظہ، عالمہ، قاریہ، بیوہ، مطلقہ کا رشتہ درکار ہے۔ فیصل آباد کے قرب و جوار سے حضرات رابطہ کریں۔ عمر اور ذات پات کی کوئی پابندی نہیں۔

رابطہ نمبر: 0315-0730659

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

# گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

امپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

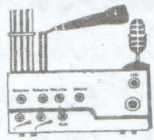
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ



## الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

# سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

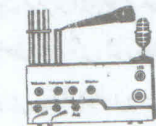
حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

**Al-Fatah**  
Loud Speaker Amplifier

## الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو الیفا ایڈ مکیک کے پاس تشریف لائیں۔



پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ



## شان صحابہ کافرنس

جامع مسجد محمدی الہمدیٹ ڈھلے والی میں 7 دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء شان اہل بیت و شان صحابہ کے موضوع پر کافرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا اکرم بھٹوی، مولانا امان اللہ مجاہد اور مولانا یوسف لاہور نے شان صحابہ پر بڑی شاندار تقاریر فرمائیں۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور جلسہ کی صدارت چوہدری سرور چوہان نے کی۔ حاضرین کی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ منجانب: قاری لیاقت علی باجوہ خطیب مسجد ہذا

## اظہار تعزیت

گزشتہ چند ماہ میں مناظر اسلام مولانا محمد رفیق سلفی، مولانا نصیر احمد عثمانی، مولانا عبدالغفور اثری اور حافظ زبیر علی زئی اور شہید اسلام علامہ حبیب الرحمن یزدانی شہید کے بھتیجے مولانا محمد عثمان یزدانی انتقال کر گئے۔ جو جماعت کیلئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین! شریک غم:- حافظ عبدالغفار صدیقی (یک پٹوی) (گجرات) • جامعہ سیدہ فاطمہ الزہراء المدینات فیصل آباد کے جملہ احباب نے ممتاز عالم دین مولانا زبیر علی زئیؒ اور مدیر جامعہ ستاریہ کراچی مولانا محمد سلفی کی صاحبزادی کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

## ضرورت رشتہ

دینی زمیندار فیملی کا بیٹا ایڈووکیٹ، بی بی اے، بی ایڈ، ایم اے اسلامیات، شرعی پردہ کی پابند کے لئے ضلع یا لوٹ و نارووال سے رشتہ درکار ہے۔ صرف والدین رابطہ فرمائیں۔

رابطہ نمبر: 0346-6904340

## جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مابوس ہونا گناہ ہے)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

ماہنامہ جب تک نہ کہ مرول خواجہ شب کی حرمت پر

مرکزی جمعیت الہمدیٹ پاکستان ضلع دہاڑی کے زیر اہتمام  
افتتاحی خطبہ جمعہ المہربان  
اہل اسلام  
سے شرکت کی اپیل ہے

ٹھیک  
12:30  
بجے شروع ہوگا

27 دسمبر 2013ء 23 صفر 1435ھ جامعہ مسجد نور الہدیٰ فرمان آباد پورے والا 435/E.B

حضرت مولانا محمد بلال ثاقب  
فضیلہ الشیخ  
عالم بائبل  
مجاہد انتھک  
استاذ العلماء  
حفظہ اللہ تعالیٰ  
مدیر  
جامعہ اسلامیہ سلفیہ  
آف ڈن بنگلہ  
امیر مرکزی جمعیت الہمدیٹ تحصیل پورے والا ارشد فرمائیں گے انشاء اللہ

اپنے بچوں کا اندون ویرولن ملک قرآن پاک کی تعلیم کے لیے  
انٹرنیٹ (سکائپ) پر پڑھانے کے لیے ہم سے رابطہ کریں

تنظیم اتحاد القراء الہمدیٹ پاکستان ضلع دہاڑی 0314-6018195  
Facebook: muhammadumarfarooq79@hotmail.com  
All Computers 0300-6996511

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ Lic No.5282

پیشکش عمرہ پیکیج کے ساتھ میں شمولیت کاسنہری موقع

عمرہ گروپ

احباب جماعت کیلئے  
عمومی دعائے

رہائی ان شاء اللہ رب العزت 2014ء

آفس نمبر 8 فرسٹ فلور 25 امر اسٹریٹ وحدت روڈ لاہور

0322-6662333/0333-4005913/042-37506747

زیر قیادت: حافظہ عبدالغلام

فاضل مدینہ منورہ (دینی) چیف ایگزیکٹو



## آپ بھی اپنے ہر لمحے کو نیکو آمد بسا سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر لمحہ زندگی کے لیے پیدا کیا ہے، جس کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے، کیا آپ اپنے آپ، اپنی اولاد، گھر، ادارے اور اپنی تجارت کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں؟

### تصوراتی حکمت عملی Strategic Vision

### حکمت عملی پر مبنی تنظیم وقت Strategic Time Management

ٹریٹنگ	ٹریٹنگ لینے والے ادارے
وٹن / ٹائم مینجمنٹ	جامعہ سلفیہ فیصل آباد
ٹائم مینجمنٹ	جامعہ تعلیم الاسلام ہاموں کالج
ٹائم مینجمنٹ	جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی
وٹن / ٹائم مینجمنٹ	کلیۃ القرآن الکریم بنگال بلوچاں
ٹائم مینجمنٹ	جامعہ دارالحدیث راجوال اوکاڑا
ٹائم مینجمنٹ	المدی انٹرنیشنل میرپور، باغ برائج
ٹائم مینجمنٹ	الفرقان اکیڈمی قائد آباد خوشاب
ٹائم مینجمنٹ	MUST میرپور آزاد کشمیر
ٹائم مینجمنٹ	علی کیڈٹ کالج اسلام آباد
ٹائم مینجمنٹ	دار ارقم سکول سسٹم
ٹائم مینجمنٹ	پاکستان اور سیز ہائر سیکنڈری سکول
ٹائم مینجمنٹ	قاران کالج میرپور آزاد کشمیر
ٹائم مینجمنٹ	سٹی پبلک سکول باغ آزاد کشمیر
ٹائم مینجمنٹ	اولوز سکول راولپنڈی
ٹائم مینجمنٹ	لائف لائن انسٹی ٹیوٹ کراچی
ٹائم مینجمنٹ	بلال اسلامک سنٹر لاہور

### خصوصیات

- کیا آپ ذاتی، ادارتی، تجارتی اور تنظیمی وٹن (Vision) بنانا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے ادارے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے خواہش مند ہیں؟
- کیا آپ گھریلو، ادارتی، تنظیمی اور جماعتی اختلافات سے پریشان ہیں؟
- کیا آپ اپنے وقت کو قیمتی بنا کر کامیاب انسان بننا پسند کرتے ہیں؟
- کیا کم وقت میں زیادہ اور بہتر کام کر کے اپنے ادارے کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ زیادہ کام اور ناقص کارکردگی سے پریشان رہتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے ادارے، تجارت، اور اولاد سے 100% رزلٹ کے متنبی ہیں؟
- کیا انصاف، تعلیم، بروقت ختم نہ ہونے سے آپ پریشان ہیں؟
- کیا آپ اپنے سٹاف کی ناقص کارکردگی سے غیر مطمئن ہیں؟
- کیا آپ دعوت دین کو موثر بنانے کے خواہش مند ہیں؟
- اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو.....!
- صرف ایک بار وقت نکالیں اور ہمیشہ کی پریشانی سے نجات پائیں، کیوں کہ.....

لمحوں نے خطا کی صدیوں نے سزا پائی۔

AL AMANAH FOUNDATION (Regd)

www.alamanahpk.com, info@alamanahpk.com

For Online: www.alilmpk.com

Cell# 0092-0333-5254269

عبد الرحمن حفیظ

الامانہ فاؤنڈیشن اسلام آباد



## کابینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں

سرپرست اعلیٰ

حاجی محمد یوسف محمدی (دینی پیٹ والے)

نائب امیر

صوفی عبدالرحمن (حسن کا کوئی والے)

میر: جناب مرزا افتخار بیگ

ناظم اعلیٰ: ابو طلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری

0300-0345-0312-0335-9679796

0345-8404089, 0308-3802475

عہدہ	اسماء گرامی	عہدہ	اسماء گرامی	عہدہ	اسماء گرامی
سینئر نائب امیر	ڈاکٹر حافظ عبدالغفار حسن	نائب ناظم مالیات	ابو محمد حافظ ارسلان بیگ	ناظم اطلاعات	عبدالرزاق سدھو جٹ
نائب امیر اول	مولانا عبدالرحمن بھٹی	ناظم تبلیغ	ماسٹر رضاء اللہ سلفی	نائب ناظم	قاری مسعود انور
نائب امیر دوم	مرزا امین بیگ	نائب ناظم تبلیغ	عبدالاکبر عباسی	ناظم شعبہ خدمت خلق	قاری بشیر احمد
سینئر نائب ناظم	چوہدری محمد الیاس پوڑا	ناظم وکلا سلفیہ	محمد زاہد فاروق ایڈووکیٹ	ناظم شعبہ جہاد	شبیر احمد کبوتر
نائب ناظم اول	میاں اکرام الحق	ناظم نشر و اشاعت	چوہدری محمد سعید کبوتر راجپوری	مرکزی جمعیت اہل حدیث رحیم یار خاں	
نائب ناظم دوم	مرزا عمران بن اشق بیگ	نائب نشر و اشاعت	زاہد الاسلام (گلشن اقبال)		
ناظم مالیات	رانا عبدالماجد ندیم				

## طبی کورسز

آج بے شمار ڈکٹرز، سکھاء اور مختلف ادویہ ساز ادارے مختلف طبی کورسز پیش کر رہے ہیں لیکن استعمال کرنے پر یا تو مرض وقتی طور پر دب جاتا ہے یا مرض نہ صرف پہلے سے بڑھ جاتا ہے بلکہ ساتھ اور علامات بھی واضح ہو جاتی ہیں چنانچہ میں نے اپنے 40 سالہ طبی کیریئر میں لاکھوں مریضوں پر آزمائے کے بعد 100 فیصد کامیاب طبی کورسز تیار کیے ہیں اور ساتھ ہی ان چار چیزوں کی گارنٹی دیتا ہوں۔ ان میں کوئی نفع آدر دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی کشتہ شدہ دوائی نہیں ہے ان میں کوئی ایجو پیٹھک دوائی نہیں ہے جس لیے یارٹی سے چاہیں چیک کرالیں۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ میں فاضل الطب و الجرحہ درجہ اول ہوں دوا یوارڈ ایک گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لکچرار ہوں نظریہ مفروضات کے تحت چالیس سالہ تجربہ ہے۔ ادویہ ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف مطبوں اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں۔

1	شکر	11	خواب میں ذرنا	21	کئی خون	31	بلا سیر	41	السر	51	اس
2	سلسلہ البول	12	بول اسزی	22	بال کرنا	32	اعضا کا کھانا ہونا	42	کولشروں	52	برقان
3	سکڑہ	13	تھوڑی	23	بال سفید ہونا	33	کیڑا	43	تھوڑی البول	53	استسا
4	بے غلابی	14	دھ	24	بال ج	34	مالی خولیا	44	امراض زنانہ	54	دل میں سوراخ
5	موتا	15	نرس	25	مٹھاپن	35	مٹھاپن	45	امراض مردانہ	55	بجاء لاد کی زنانہ
6	بند زل	16	دفع الفضائل	26	مہر سے جانا	36	رعد	46	نیر سیل	56	بجاء لاد کی مردانہ
7	مال ہونا	17	تھوڑی الفضائل	27	تھوڑی و کزاز	37	مری	47	ضعیف جگر	57	ہمو فیلیا
8	مصابہ	18	مٹھاپن	28	بہن	38	دل کا درد	48	ضعیف قلب	58	لہ کیما
9	فکٹ	19	مرق و شہاء	29	روسیاں	39	اچھارہ	49	ضعیف دماغ	59	تھوڑی سیا
10	میتھ	20	دھابن	30	ٹانی	40	ڈنڈ پریش	50	جڑوں	60	نامردی

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔  
☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔  
☆ شخصی کارڈ نمبر 3-1466875-35103  
☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک (عمر آباد)  
13487900227901  
☆ اکاؤنٹ نمبر میزان بینک (چوکی)  
7001-0101053034

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد تحصیل چوکی ڈویژن لاہور فون: 0345-7545119, 0313-7545119



Govt. Lic.  
3968



خدمات حج و عمرہ سروسز

بہارِ نبویؐ

پُر سکون حج و عمرہ کی سعاد حاصل کرنے کے لئے ایک با اعتماد نام \*

قرب ترین ایئر کنڈیشنڈ رہائش

علاقہ بھرتیل سب سے بڑا گروپ آف جائیوالا ادارہ

کنفرم ایئر لائن ٹکٹ

عمرہ

ادا کیجئے

تمام ایئر لائنز کی

سستی ترین ٹکٹیں فوری

حاصل کرنے کی مکمل راہ بطور

بہترین سروسز

ٹرینسپورٹ

ایئر ٹکٹ کا وسیع تر تجربہ اور انتظام

بفضلہ تعالیٰ خدمت و سعادت کے کامیاب 22 سال  
اکالونی۔ تھری۔ فور اور فائیو سٹار مجھے سیاری اور پرکشش ٹیکے

Printed By ALHUNAIN PRINTERS 03324027740

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز  
کاروان الحدیبیہ

بالمقابل سٹریٹیز ہیلن سٹریٹ فاروق آباد حافظ محمود قاسم . ڈاکٹر نعیم . حافظ امان اللہ ربانی

ہیڈ آفس

0300-4236407- 0333-4194280 0301-4966505- 056-3877266

میٹیاں سٹریٹ بالمقابل کمپنی بی بنک ستیانہ روڈ جمال فضل آباد محمد یحییٰ مدنی

برانچ آفس

0321-0333-6662422 041-8557315

قاری فاروق تبسم . حافظ محمد سعید  
0336-4110353-0334-4356170  
0301-6814942-0301-6837566

زبیر سپر سٹریٹ بالمقابل علی میرج ہاٹ [منڈی موڈ] کھانا خاص

برانچ آفس





**BMA**  
Since 1952

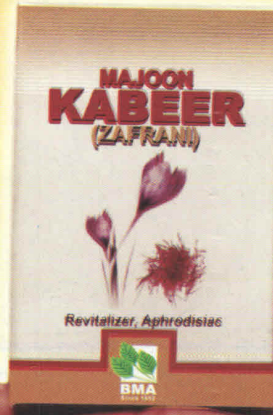
A product of **BMA Pharma**

# MAJOON KABEER (ZAFRANI)

محبون کبیر  
(زعفرانی)

لیجئے  
جسم میں تازگی و توانائی  
کی اک نئی لہر

زائل شدہ قوت، بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے  
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے  
مقوی اعصاب و اعضائے ریجسہ ہے  
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے  
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے  
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

**BMA Pharma (Herbal)**

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



**BMA**  
Since 1952



Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: [Weeklyahlehadith@yahoo.com](mailto:Weeklyahlehadith@yahoo.com)

WEBSITE: [www.ahlehadith.org](http://www.ahlehadith.org)/[www.ahlehadith.com](http://www.ahlehadith.com)

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv: 042-37722876

CPL No  
116

پیکر اخلاص  
جناب  
فیصل فضل شاہ  
جنرل  
سیکریٹری  
آل انڈیا یوتھ فورس پاکستان

قائد یوتھ فورس  
جناب  
ذاکر الرحمن صدیقی  
صدر  
اچ ایس یوتھ فورس  
پاکستان

کو دوبارہ بلا مقابلہ منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے  
پیش کرتے ہیں۔

مبارکباد

اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین  
کس خدمت کرنے کس مزید توفیق عطا فرمائے۔

منجانب

حافظ نعیم الرحمن شیخوپوری حافظ عبداللطیف (صدر AYF ضلع شیخوپورہ)

ملک عتیق الرحمن طاہر (صدر AYF ورڈن فیصل آباد) حافظ شاہد محمود (صدر AYF تحصیل شیخوپورہ)



Govt. Lic.  
3968



خدمات حج و عمرہ سروسز

بجائے تھیں

پرسکون حج و عمرہ کی سہولت حاصل کرنے کے لئے ایک با اعتماد نام \*

قرب ترین ایر کنڈیشنڈ رہائش

علاقہ بھرتین سب سے بڑا گروپ لے جانے والا ادارہ

کنفرم ایر لائن ٹکٹ

عمرہ  
ادا کیجئے

تمام ایر لائنز کی

سستی ترین ٹکٹیں فوری

حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

بہترین سروسز

ٹرانسپورٹ

ایئر ٹکٹ کا وسیع تر تجربہ اور انتظام

بفضلہ تعالیٰ خدمت و سعادت کے کامیاب 22 سال  
اکالونی، مٹھری، فور اور فائیو سٹار محکمے سیاری اور پرکشش پیکیج

Printed By ALHUNAIN PRINTERS 03324027740

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز  
کاروان الحدیبیہ

بالمقابل ایئر ہیلتھ سٹور فاروق آباد حافظ محمود قاسم، ڈاکٹر نعیم، حافظ امان اللہ ربانی

ہیڈ آفس

0300-4236407- 0333-4194280 0301-4966505- 056-3877266

میںیاں سٹور بالمقابل کمپنی بی بنک ستیانہ روڈ جمال فضل آباد محمد یحییٰ مدنی

برانچ آفس

0321-0333-6662422 041-8557315

قاری فاروق تبسم، حافظ محمد سعید

0336-4110353-0334-4356170

0301-6814942-0301-6837566

زیر سپر سٹور بالمقابل علی میرج ہال [منڈی موڑ] کھڑیاں خاص سٹور  
دیپال پورہ

برانچ آفس



## آپ بھی اپنے ہر لمحے کو کارآمد بناسکتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر لمحہ زندگی کے لیے پیدا کیا ہے، جس کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے، کیا آپ اپنے آپ، اپنی اولاد، گھر، ادارے اور اپنی تجارت کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں؟

### حکمت عملی پر مبنی تنظیم وقت Strategic Time Management

### تصوراتی حکمت عملی Strategic Vision

#### ٹریننگ

#### ٹریننگ لینے والے ادارے

وٹن / ٹائم مینجمنٹ	جامعہ سلفیہ فیصل آباد
ٹائم مینجمنٹ	جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج
ٹائم مینجمنٹ	جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی
وٹن / ٹائم مینجمنٹ	کلیۃ القرآن الکریم بنگالہ بلوچاں
ٹائم مینجمنٹ	جامعہ دارالحدیث راجوال اوکاڑا
ٹائم مینجمنٹ	المعدی انٹرنیشنل میرپور، باغ برائج
ٹائم مینجمنٹ	الفرقان اکیڈمی قائد آباد خوشاب
ٹائم مینجمنٹ	MUST میرپور آزاد کشمیر
ٹائم مینجمنٹ	علی کیڈٹ کالج اسلام آباد
ٹائم مینجمنٹ	دار ارقم سکول سسٹم
ٹائم مینجمنٹ	پاکستان اور سیز ہائر سیکنڈری سکول
ٹائم مینجمنٹ	قادران کالج میرپور آزاد کشمیر
ٹائم مینجمنٹ	سٹی پبلک سکول باغ آزاد کشمیر
ٹائم مینجمنٹ	اولوز سکول راولپنڈی
ٹائم مینجمنٹ	لائف لائن انسٹی ٹیوٹ کراچی
ٹائم مینجمنٹ	بلال اسلامک سنٹر لاہور

#### نصوصیات

- کیا آپ ذاتی، ادارتی، تجارتی اور تنظیمی وٹن (Vision) بنانا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے ادارے کی کارکردگی بہتر بنانے کے خواہش مند ہیں؟
- کیا آپ گھریلو، ادارتی، تنظیمی اور جماعتی اختلافات سے پریشان ہیں؟
- کیا آپ اپنے وقت کو قیمتی بنا کر کامیاب انسان بننا پسند کرتے ہیں؟
- کیا کم وقت میں زیادہ اور بہتر کام کر کے اپنے ادارے کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ زیادہ کام اور ناقص کارکردگی سے پریشان رہتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے ادارے، تجارت، اور اولاد سے 100% رزلٹ کے متنبی ہیں؟
- کیا انصاف، تعلیم بروقت ختم نہ ہونے سے آپ پریشان ہیں؟
- کیا آپ اپنے سٹاف کی ناقص کارکردگی سے غیر مطمئن ہیں؟
- کیا آپ دعوت دین کو موثر بنانے کے خواہش مند ہیں؟
- اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو.....!
- صرف ایک بار وقت نکالیں اور ہمیشہ کی پریشانی سے نجات پائیں، کیوں کہ.....

لمحوں نے خطا کی صدیوں نے سزا پائی۔

AL AMANAH FOUNDATION (Regd)

www.alamanahpk.com, info@alamanahpk.com

For Online: www.alilmpk.com

Cell# 0092-0333-5254269

عبدالرحمن حفیظ

الامانہ فاؤنڈیشن اسلام آباد